اسمبلی رپورٹ (مباحثات)

بارھویں اسمبلی / اکیسواں اجلاس (بارھویں نشست)

بلوچستان صوبائی اسمبلی

اجلاس منعقدہ بروز سوموار مورخہ 26/اکتوبر 2026ء بمطابق ۱۴ جمادی الاوّل ۱۴۴۸ھ۔

نمبر شمار	مندرجات	صفحہ نمبر
1	تلاوت قرآن پاک اور ترجمہ۔	03
2	دُعائے مغفرت۔	04
3	وقفہ سوالات۔	04
4	توجہ دلاؤ نوٹسز۔	21
5	رخصت کی درخواستیں۔	23
6	سرکاری کارروائی برائے قانون سازی۔	23
7	قرارداد نمبر 94۔	27
8	قرارداد نمبر 98۔	33

ایوان کے عہدیدار

اسپیکر۔۔۔۔کیپٹن (ر) جناب عبدالخالق خان اچکزئی

ڈپٹی اسپیکر۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔میڈم غزالہ گولہ بیگم

ایوان کے افسران

سیکرٹری اسمبلی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔جناب طاہر شاہ کاکڑ

اسپیشل سیکرٹری (قانون سازی)۔۔۔۔جناب عبدالرحمٰن

چیف رپورٹر۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔جناب خالد احمد قمبرانی

☆☆☆

بلوچستان صوبائی اسمبلی کا اجلاس

بروز سوموار مورخہ 26/اکتوبر 2026ء بمطابق 14 جمادی الاوّل 1448ھ۔

بوقت سہ پہر 3:45 منٹ پر زیر صدارت کیپٹن (ر) جناب عبدالخالق خان اچکزئی، اسپیکر

بلوچستان صوبائی اسمبلی ہال کوئٹہ میں منعقد ہوا۔

جناب اسپیکر: کارروائی کا آغاز باقاعدہ تلاوت قرآن پاک سے کیا جاتا ہے۔

تلاوت قرآن پاک وترجمہ **از** حافظ محمد شعیب آخوندزادہ

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ط

اِنَّ الَّذِیۡنَ قَالُوۡا رَبُّنَا اللّٰہُ ثُمَّ اسۡتَقَامُوۡا تَتَنَزَّلُ عَلَیۡہِمُ الۡمَلٰٓئِکَۃُ اَلَّا تَخَافُوۡا وَلَا تَحۡزَنُوۡا وَاَبۡشِرُوۡا بِالۡجَنَّۃِ الَّتِیۡ کُنۡتُمۡ تُوۡعَدُوۡنَ ﴿۳۰﴾ نَحۡنُ اَوۡلِیٰٓؤُکُمۡ فِی الۡحَیٰوۃِ الدُّنۡیَا وَفِی الۡاٰخِرَۃِ ۚ وَلَکُمۡ فِیۡہَا مَا تَشۡتَہِیۡۤ اَنۡفُسُکُمۡ وَلَکُمۡ فِیۡہَا مَا تَدَّعُوۡنَ ﴿۳۱﴾ نُزُلًا مِّنۡ غَفُوۡرٍ رَّحِیۡمٍ ﴿۳۲﴾

﴿پارہ نمبر ۲۴ سُوۡرَۃُ حٰمٓ السجدۃ آیات نمبر ۳۰ تا ۳۲﴾

ترجمہ: بِسمِ اللہِ الرَّحمٰنِ الرَّحِیم۔ تحقیق جنہوں نے کہا رَبّ ہمارا اللہ ہے پھر اُسی پر قائم رہے اُن پر اُترتے ہیں فرشتے کہ تُم مَت ڈرو اور نہ غَم کھاؤ اور خوش خبری سُنو اُس بہشت کی جس کا تُم سے وعدہ تھا۔ ہم ہیں تمہارے رفیق دُنیا میں اور آخرت میں اور تمہارے لیئے وہاں ہے جو چاہے جی تمہارا اور تمہارے لیئے وہاں ہے جو کچھ مانگو۔ مہمانی ہے اُس بخشنے والے مہربان کی طرف سے۔ صدق اللہُ العظیم۔

☆☆☆

جناب اسفندیار خان کاکڑ (پارلیمانی سیکرٹری محکمہ اربن پلاننگ اینڈ ڈویلپمنٹ): point of order جناب اسپیکر۔

جناب اسپیکر: نہیں سر! point of order at the end of the agenda

پارلیمانی سیکرٹری محکمہ اربن پلاننگ اینڈ ڈویلپمنٹ: سر! فاتحہ کے لیے بتانا ہے۔

جناب اسپیکر: فاتحہ ضرور بتائیں۔

پارلیمانی سیکرٹری محکمہ اربن پلاننگ اینڈ ڈویلپمنٹ: بہت شکریہ جناب اسپیکر! سابق کور کمانڈر بلوچستان اور سابق آرمی چیف جنرل وحید کاکڑ صاحب وفات پا گئے ہیں اُن کے لیے اگر اسمبلی فورم پر فاتحہ پڑھی جائے۔

جناب اسپیکر: ٹھیک ہے۔ آجائیں مولوی صاحب! دُعا کریں۔

(فاتحہ خوانی کی گئی)

جناب اسپیکر: اَعُوْذُبِاللّٰہِ مِنَّ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ۔ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ۔ اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَ رَحْمَۃُ اللّٰہِ وَ بَرَکَاتُہٗ۔ تمام معزز اراکین اسمبلی کو مطلع کیا جاتا ہے کہ معزز اراکین اسمبلی کے علمی تحقیقی اور قانون ساز ضروریات کو مدنظر رکھتے ہوئے اسمبلی سیکرٹریٹ کی لائبریری کو پرانی بلڈنگ سے نئے کمیٹی بلاک میں منتقل کر دیا گیا ہے جس میں معزز اراکین اسمبلی کے لیے آئین و قانون، سیاسیات، تاریخ، بین الاقوامی تعلقات اور دیگر شعبہ جات کے لیے کتب کا ذخیرہ بڑھانے کی گنجائش موجود ہے۔ لہذا آپ تمام معزز اراکین سے گزارش ہے کہ وہ اس بابت مطلوبہ کتب کے نام اور دیگر تفصیلات سے سیکرٹری اسمبلی کو جلد سے جلد آگاہ فرمائیں۔ واضح رہے کہ اس سلسلے میں آپ تمام معزز اراکین اسمبلی کو خط بھی لکھا جا چکا ہے۔ thank you۔ معزز اراکین اسمبلی کو مطلع کیا جاتا ہے کہ مورخہ 14 اکتوبر 2026ء کی اسمبلی نشست میں چیئر کی جانب سے جاری رولنگ بابت ضلع ژوب میں حالیہ بارشوں کے نتیجے میں تباہ کاریوں کی بابت ڈپٹی کمشنر ژوب کی جانب سے رپورٹ موصول ہو چکی ہے جو محرک کے سامنے رکھ دی گئی ہے۔

جناب اسپیکر: وقفہ سوالات۔

میر زابد علی ریکی صاحب! آپ اپنا سوال نمبر 546 دریافت فرمائیں۔

میر زابد علی ریکی: بسم اللہ الرَّحمٰن الرَّحیم۔ سوال نمبر 546

☆546 میر زابد علی ریکی، رُکن اسمبلی: نوٹس موصول ہونے کی تاریخ 14 مئی 2026ء

کیا وزیر وویمن ڈویلپمنٹ ازراہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ،

سال 25-2024ء کے بجٹ میں صوبہ کے تمام اضلاع کیلئے محکمہ وویمن ڈویلپمنٹ نے کل کسقدر رقم ترقیاتی اسکیمات کیلئے جاری کی گئی ہے جاری کردہ رقم سے ہر ضلع میں کن کن ترقیاتی اسکیمات پر خرچ کی گئی ہے ہر اسکیم کا نام، اسکیم پر خرچ

شدہ رقم کی تفصیل دی جائے۔ نیز یہ بھی بتلایا جائے کہ مذکورہ سالوں کے دوران ضلع واشک کیلئے ترقیاتی اسکیمات کی مد میں کل جاری کردہ رقم کی مکمل تفصیل بھی دی جائے؟

جناب اسپیکر: سوال نمبر 546 محکمہ وومن ڈویلپمنٹ جی محترمہ!

ڈاکٹر رابعہ خان بلیدی (مشیر محکمہ ترقی نسواں): جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

مشیر محکمہ ترقی نسواں: جواب موصول ہونے کی تاریخ 08 جولائی 2026ء۔

جواب کی تفصیل ضخیم ہے لہذا اسمبلی لائبریری میں ملاحظہ فرمائیں۔

جناب اسپیکر: جی زابد علی ریکی صاحب!

میر زابد علی ریکی: جناب اسپیکر صاحب! میں نے یہ سوال کیا تھا 25-2024ء کے بجٹ میں صوبہ کے تمام اضلاع کیلئے محکمہ وویمن ڈویلپمنٹ نے کل کسقدر رقم ترقیاتی اسکیمات کیلئے جاری کی گئی ہے۔ اور ہر ضلع میں کن کن ترقیاتی اسکیموں پر خرچ کی گئی ہے؟ تو جناب اسپیکر صاحب! اس دوران ضلع واشک کیلئے ترقیاتی اسکیمات کی مد میں کل جاری کردہ رقم کی مکمل تفصیل بھی دی جائے۔ جناب اسپیکر صاحب! یہاں اس نے سوال دیا ہوا ہے question کرنے کا جناب اسپیکر! مقصد یہ ہے کہ آپ باقی ضلعوں کو ٹھیک ہے مجھے اعتراض نہیں ہے باقی ضلعوں کو آپ چلا رہے ہیں چلیں اگر ہم اپوزیشن میں ہیں مگر واشک نے۔ اللہ پاک آپ کو جزائے خیر دے اسپیکر صاحب یہاں تو ایک بھی واشک کا نہیں ہے۔ تو اس حوالے سے میڈم اس کے بارے میں کیا کہنا چاہتی ہیں؟ اگر آپ خالی چند اضلاع کی اسکیمات دیں گے یا چند اضلاع کو آپ آگے لانا چاہتے ہیں اور باقی جو اپوزیشن کے ہیں آپ اُن کو بائی پاس کرنا چاہتے ہیں۔

جناب اسپیکر: آپ departmental اسکیموں کی بات کر رہے ہیں؟

میر زابد علی ریکی: جی ہاں یہ سوال اسی حوالے سے تھا۔

جناب اسپیکر: جی میڈم! آپ کچھ بتائیں گے؟

مشیر محکمہ ترقی نسواں: جناب اسپیکر آپ کے توسط سے میں اپنے محترم بھائی اور معزز رُکن کو یہ بتانا چاہتی ہوں کہ وومن ڈویلپمنٹ ڈیپارٹمنٹ تمام اضلاع میں اُس کا footprint نہیں ہے۔ اور اسی حوالے سے ڈیپارٹمنٹ اس کوشش میں ہے اور ہم نے فنانس ڈیپارٹمنٹ کو اور آنریبل سی ایم صاحب کی guidance میں ہم نے اُن سے مشاورت کے بعد اپنی ایک سمری اور proposal تیار کیا ہے کہ بلوچستان کے تمام اضلاع میں وومن ڈویلپمنٹ ڈیپارٹمنٹ کا footprint اور offices ہونے چاہئیں۔ میرے محترم بھائی کا تعلق ضلع واشک سے ہے واشک میں ہمارے ڈیپارٹمنٹ کا کوئی بھی آفس نہیں ہے۔ اور جتنے ہمارے اضلاع ہیں جہاں ہمارے اس وقت ڈیپارٹمنٹ کے آفس ہیں

وہاں ہم نے برابری کی بنیاد پر اسکیمات دی تھیں ۔ اور یہ جو اسکیمات جو مذکورہ سوال میں پوچھی گئی ہیں یہ carry forward ہوئی اسکیمات ہیں اِن میں نیو اسکیمات ایسی نہیں ہیں۔ اور جہاں تک سوال ہے کہ اپوزیشن کو neglect کیا گیا ہے تو خدانخواستہ ایسی کوئی بات نہیں ہے اس کی ایک مثال یہ بھی ہے کہ ہم نے ابھی جو save homes اور women crisis centers بنائے ہیں وہی محترم ہمارے اپوزیشن کے ایک رُکن ہیں جو ایک اسٹینڈنگ کمیٹی کے چیئرپرسن بھی ہیں قادر مندوخیل صاحب کے ضلع کو ہم نے priority پر دی ہے۔ تو وومن ڈویلپمنٹ ڈیپاٹمنٹ ایسی کوئی تفریق نہیں کرتا کہ treasury benches کو زیادہ نوازا جائے یا اپوزیشن کو کچھ نہیں دیا جائے۔ شکریہ۔

جناب اسپیکر: میں نے کہا کہ میڈم near future میں کوئی ایسا پروگرام ہے آپ کا کہ جس سے آپ اس پروگرام کو extend کریں باقی districts تک جہاں آپ کا setup موجود نہیں ہے۔

مشیر محکمہ ترقی نسواں: جی وہی میں نے آپ سے ابھی عرض کیا ہے کہ ہم سی ایم صاحب سے مشاورت میں ہیں اور اُن کی guidance کے تحت ہی ہم یہ چاہتے ہیں کہ صوبے کے جن اضلاع میں وومن ڈویلپمنٹ ڈیپاٹمنٹ کے offices نہیں ہیں وہاں وہ قائم کیے جائیں۔

جناب اسپیکر: ہاں ٹھیک ہے۔ جی!

میر زابد علی ریکی: اسپیکر صاحب! میں یہی کہہ رہا ہوں کہ office نہیں ہے ہمارے سی ایم صاحب بیٹھے ہیں تو یہ ڈیپارٹمنٹ میڈم چلا رہی ہیں ہم اُن کے ساتھ ہیں۔ جن اضلاع میں نہیں ہے ہم اپوزیشن اُس کے ساتھ ہیں کم سے کم سی ایم صاحب کو جا کر بتادیں کہ دس اضلاع میں نہیں ہے پندرہ اضلاع میں نہیں ہے اگر دس میں ہے یہ کام اُسی کا ہے۔ ڈیپارٹمنٹ وہی چلا رہی ہیں تو یہ کام وہ ہی کریں ہم تو نہیں کر سکتے ہیں۔ تو اسی طرح جب ڈیپارٹمنٹ وہاں ہوگا چاہے any one اسپیکر صاحب جو district میں ہوگا any one۔

جناب اسپیکر: order in the House please honorable members.

میر زابد علی ریکی: کم سے کم اُسکے بعد جناب اسپیکر صاحب! بالکل اُسکے مطابق پھر فنڈز بھی آئیں گے release بھی ہوں گے تو اُس کے مطابق کام چلے گا۔ اگر اس طرح اگر میڈم! غیر ذمہ داری ہو تو بس اس کو ہم اسی طرح کر کے چھوڑ دیں۔ ابھی اندازہ لگائیں ایک ڈیپارٹمنٹ نہیں ہے۔

جناب اسپیکر: اُنہوں نے آپ کو الفاظ دیے ہیں کہ ہم اِس پر کام کر رہے ہیں اور near future میں جس جس district میں ہمارا setup نہیں ہے وہاں اُن کو extend کریں گے وہاں لے کے جائیں گے آپ کو جو

باقی districts میں ہے اُسی طرح کا۔ایسے ہی ہے میڈم؟

مشیر محکمہ ترقی نسواں: جی بالکل ایسے ہی ہے۔اور آپ کے توسط سے اسپیکر صاحب! میں یہ بھی بتاتی چلوں کہ یہ تو ہم offices قائم کرنے کی بات کر رہے ہیں۔لیکن جہاں تک women development department کی بات ہے۔ہمارے جیسے training programs آتے ہیں اُس میں واشک کی بچیاں بھی ٹریننگ میں حصہ لی ہیں۔ ہمارا entrepreneurship کا پروگرام تھا اُس میں واشک کی بچیاں آئی تھیں اُنہوں نے ہمارے ساتھ جو ہے six weeks کی اپنی entrepreneurship کی ٹریننگ complete کی اور اُن بچیوں میں سے مجھے بہت خوشی ہے کہ جو shortlist ہے ہماری 100 entrepreneurs خواتین تھیں جن کو گورنمنٹ نے sui seed money دی ہے اُن میں سے پانچ بچیاں واشک کی ہیں۔

جناب اسپیکر: اچھا good۔بہت خوب۔

میر زابد علی ریکی: اگر بچے آئے ہیں اگر میڈم I don't know ہمارے پاس آجاتے ہیں ہمارے بچے ہماری بہنیں کہتی ہیں ہم مایوس ہیں۔اگر ہیں اسمبلی کو دکھا دیں یا میں نمائندہ ہوں مجھے میڈم! دکھا دیں یا پانچ ہیں دس ہیں جو بھی ہیں۔جناب اسپیکر!

جناب اسپیکر: جو بچے آئے تھے؟

میر زابد علی ریکی: اگر وہ کہہ رہی ہیں مجھے تو پتہ نہیں جب وہ آتے ہیں گلہ شکوہ کرتے ہیں۔

مشیر محکمہ ترقی نسواں: اسپیکر صاحب! آپ کے توسط سے دوبارہ میں اپنے معزز بھائی کو یہ re-ensure کرتی ہوں کہ واشک بھی ہمارے اُن priority اضلاع میں ہے جہاں ہم اپنے offices اور ڈیپارٹمنٹ کا کام لے جانا چاہتے ہیں۔اِس سلسلے میں سی ایم صاحب کے ساتھ چیف سیکرٹری صاحب کے ساتھ proposals شیئر ہو چکے ہیں۔ہماری کوشش یہ ہے کہ جلد از جلد وہاں باقاعدہ ڈیپارٹمنٹ کام کرنا شروع کرے۔اور جہاں تک یہ entrepreneurs کی اور بچیوں کی ٹریننگ کی بات ہے۔اگر معزز رکن چاہیں گے تو ہم اِن کو تمام تفصیلات دے دیں گے وہ آنا چاہتے ہیں ضرور ہمارے دفتر آئیں اور ہم اُن کے ساتھ تمام تفصیلات شیئر کریں گے۔

جناب اسپیکر: ٹھیک ہے satisfactory جی ڈاکٹر صاحب۔

ڈاکٹر عبدالمالک بلوچ: اسپیکر صاحب! میں ایک عرض کرنا چاہتا ہوں ہمارے پاس واشک میں دفتر کھولنے کے لیے پیسے نہیں ہیں اور ہمارے اِس ملک کے حاکم کہتے ہیں ہم اِس ملک میں صوبے بنائیں گے۔بھائی وہ پیسے کہاں سے لاؤ گے؟ جب دفتر بنانے کے لیے پیسے نہیں ہیں۔دوسری بات میں گزارش کرتا ہوں سی ایم صاحب بیٹھے ہیں سارے آپ

لوگ بیٹھے ہوئے ہیں فیڈرل گورنمنٹ constitution کی violation کر رہی ہے این ایف سی ایوارڈ کو نہیں مان رہی ہے بلوچستان کے جو پیسے ہیں اُس کو نہیں دے رہی ہے اِس کے لیے کم از کم سی ایم صاحب! آپ کی توجہ چاہتا ہوں۔ یہ جو میں سن رہا ہوں بازار میں یہ تو اچھی بات نہیں ہے کہ فیڈرل گورنمنٹ بلوچستان کے پیسے source پر کاٹ لے۔ یہ تو اُس سے کہنا چاہیے میں اِس لیے کہہ رہا ہوں کہ میں سمجھتا ہوں کہ این ایف سی ہمارا right ہے constitutional حق ہے۔ یہ کیا بات ہے کہ source پر پہلے بھی اُن لوگوں نے کوشش کی ہم لوگوں نے نہیں چھوڑا۔ ابھی میں گزارش کرتا ہوں گورنمنٹ سے یہ جو فیڈرل گورنمنٹ روزانہ۔ ابھی پھر وہی زمانہ آ گیا کہ آپ لوگ تنخواہوں کے لیے ہر ماہ وہاں جائیں گے کہ تنخواہیں ہمیں دے دے۔ یہ بڑا serious issue ہے اِس پر آپ لوگ بات کر لیں سر!

جناب اسپیکر: I think ,NFC award is part of the 18th amendment ڈاکٹر صاحب! اٹھارھویں ترمیم کا حصہ ہے یہ جو NFC award ہے۔

ڈاکٹر عبدالمالک بلوچ: نہیں سر! این ایف سی ایوارڈ الگ چیز ہے اٹھارھویں ترمیم الگ چیز ہے constitution میں جو amendment ہوئی ہے وہ اٹھارھویں ترمیم ہے این ایف سی تو 2010ء میں نواب اسلم رئیسانی صاحب جب یہاں تھے، گیلا تھے میرے خیال میں، تو یہ این ایف سی منظور ہوا۔ این ایف سی میں یہ ہے کہ جو نیا این ایف سی ہوگا اٹھارھویں ترمیم میں یہ ہے کہ آپ پرانے این ایف سی سے کم پیسے نہیں دیں گے اُس سے زیادہ دے سکتے ہیں کم نہیں دیں سکتے یہ اٹھارھویں ترمیم میں این ایف سی کو protect کیا گیا ہے۔

جناب اسپیکر: پیسے بڑھائے تھے؟

ڈاکٹر عبدالمالک بلوچ: جی protect کیا ہے بڑھا سکتے ہیں گھٹا نہیں سکتے۔

جناب اسپیکر: ٹھیک ہے۔ question no 546 disposed off زابد علی ریکی صاحب! اپنا سوال نمبر 547 دریافت فرمائیں؟ again women development

میر زابد علی ریکی: جناب اسپیکر صاحب! یہ وہی question ہے اُسی کے ساتھ۔۔۔

جناب اسپیکر: اسکو dispose off کریں۔

میر زابد علی ریکی: جی ہاں یہ اگر میڈم۔۔۔

جناب اسپیکر: جی میڈم نے تو آپ کو اپنے الفاظ ensure کروا دیے۔

میر زابد علی ریکی: یہ وہی question ہے یہاں خالی 25-2024ء تھا اور ادھر 26-2025ء ہے جناب اسپیکر۔

جناب اسپیکر: میڈم! same question, same reply

مشیر محکمہ ترقی نسواں: جی اِنہوں نے financial year پڑھ کر وہ 2024-25ء کا تھا یہ financial year 2025-26ء کا ہے۔

میر زابد علی ریکی: جیسے سر! ڈاکٹر عبدالمالک صاحب نے کہا ہمیں واشک میں office کھولنے کے لیے بجٹ نہیں ہے پھر صوبہ بننے کے لیے اللہ خیر کرے سر! ڈاکٹر عبدالمالک صاحب نے صحیح مشورہ دیا جی سر! آگے چلیں۔

جناب اسپیکر: ٹھیک ہو گیا question no 547 disposed off again 548 زابد علی ریکی صاحب women development

میر زابد علی ریکی: سوال نمبر 548 سر!

☆548 میر زابد علی ریکی، رُکن اسمبلی: **نوٹس موصول ہونے کی تاریخ 14 مئی 2026ء**

کیا وزیر وویمن ڈویلپمنٹ ازراہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ،

محکمہ وویمن ڈویلپمنٹ میں کل کتنے ملازمین ڈیوٹیاں سرانجام دے رہے ہیں ہر ضلع میں تعینات کردہ ملازمین کے نام مع ولدیت، لوکل، گریڈ، تعلیمی قابلیت، شناختی کارڈ نمبر اور تعیناتی نمبر و تاریخ کی مکمل تفصیل دی جائے؟

وزیر وویمن ڈویلپمنٹ: جواب موصول ہونے کی تاریخ 08 جولائی 2026ء۔

مشیر محکمہ ترقی نسواں: جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جواب کی تفصیل ضخیم ہے لہذا اسمبلی لائبریری میں ملاحظہ فرمائیں۔

میر زابد علی ریکی: اِس میں سر! میں نے ایک question کیا تھا کہ ڈیوٹیاں سر! جناب اسپیکر صاحب! ہر ضلع میں تعینات کردہ ملازموں کے نام اور ولدیت ہے۔ تو کچھ ایسی جگہوں میں شکایت آئی ہے کہ یہ ڈیوٹیاں نہیں کر رہے ہیں مختلف اضلاع کے جو question لایا تھا کہ میڈم! آپ دیکھ لیں کچھ ایسے بندے اِن میں ہیں کچھ میری information جو عوام آتے ہیں میرے پاس کچھ دبئی میں ہے کچھ پتہ نہیں ایران میں ہے کچھ افغانستان میں ہے kindly یہ اگر ملازم ہیں پاکستان کے ڈیپارٹمنٹ کے تو مہربانی کر کے وہ آ کر اپنے office میں بیٹھیں salray یہاں سے لے رہے ہیں اور بیٹھے ہیں وہاں۔

جناب اسپیکر: آپ نشاندہی کریں اُن کی۔

میر زابد علی ریکی: نہیں سر! یہ اِسی حوالے سے میں نے لایا ہے۔

جناب اسپیکر: اچھا۔

میر زابد علی ریکی: سر! یہ سارے اِن لوگوں کے نام ولدیت سب ہیں۔

جناب اسپیکر: میڈم! آپ اِس کو دیکھ لیجیے گا۔

مشیر محکمہ ترقی نسواں: جی محترم اسپیکر صاحب!

میر زابد علی ریکی: یہ دیکھ لیں نام بھی ہے ولدیت بھی ہے سب ہیں۔

مشیر محکمہ ترقی نسواں: جی محترم اسپیکر صاحب! آپ کے توسط سے دوبارہ میں اپنے محترم بھائی سے یہ request کروں گی کہ اگر یہ نشاندہی کر دیں کہ کون کون سے اضلاع میں اِن کو problems آ رہی ہیں ۔کیونکہ as department تو ہم اِن چیزوں کو دیکھ رہے ہیں۔اور میرا خیال ہے کہ یہ بات تو ڈھکی چھپی نہیں ہے کہ عمومی مزاج تقریباً تمام ہی departments کے جو سرکاری ملازمین ہیں اُن میں شاید یہی اب ایک چیز ہے کہ وہ موجود ہوتے ہیں یا نہیں موجود جہاں ہیں وہ jobs یہاں کر رہے ہیں اور موجود کہیں اور ہیں۔ اگر میرے محترم بھائی اِن کی نشاندہی کر دیں گے کوئی specific اگر اِنہوں نے دیکھا ہے۔تو ہم اُس کو پہلی priority پر دیکھیں گے۔otherwise جو ہمارے department کا HR ہے اُس پر۔

میر زابد علی ریکی: اسپیکر صاحب! یہ ڈیپارٹمنٹ وہ چلا رہی ہیں اُس کی نشاندہی وہ کریں میں تو نہیں بتاؤں گا۔ میرے پاس عوام آ کر شکایت کر رہے ہیں کہ office میں جا رہے ہیں یہ موجود نہیں ہیں کوئی کدھر ہے کوئی کہاں پر۔۔۔

جناب اسپیکر: نہیں آپ نے کہا ناں۔

میر زابد علی ریکی: تو اس وجہ سے میں نے یہ سوال لایا ہے۔

جناب اسپیکر: سر! آپ نے کہا ناں آپ نے کہا کچھ لوگ کدھر ہیں کچھ لوگ کدھر ہیں تو آپ کو کوئی ایسی information ہے تو آپ شیئر کریں۔

میر زابد علی ریکی: سر! وہ ڈیپارٹمنٹ سے پوچھیں کہ بھئی یہ کدھر ہیں یہ کیوں غیر حاضر ہیں؟

جناب اسپیکر: آپ نام دیں ناں کہ کون غیر حاضر ہیں؟

میر زابد علی ریکی: میری بات سنیں میرے پاس نہیں ہے اسپیکر صاحب! وہ ڈیپارٹمنٹ ذمہ دار ہے۔

جناب اسپیکر: آپ نام بھی نہیں لینا چاہتے ہیں؟

میر زابد علی ریکی: میں نام کسی کا کیوں لے لوں؟ جناب اسپیکر صاحب! ڈیپارٹمنٹ اُن پر سختی کرے۔ میرے پاس عوام آ جاتے ہیں میں اُس کا نام تو نہیں لوں گا۔سر!

جناب اسپیکر: سر! ڈیپارٹمنٹ کے پاس سارے آتے ہیں thumb impression کے ساتھ اپنی salary draw کرتے ہیں یا اُس کے account میں جاتی ہے۔اِس کا مطلب ہے کہ وہ حاضر ہے اور on service

ہے۔اگر آپ سمجھتے ہیں کہ اِس طرح تنخواہ جارہی ہے اور وہ موجود بھی نہیں ہے اور تنخواہ بھی جاری ہے۔

میر زابد علی ریکی: جی سر!

جناب اسپیکر: تو یہ اُس کو بتائیں ناں آپ تا کہ اُس کے خلاف کارروائی۔۔۔

میر زابد علی ریکی: سر! ڈیپارٹمنٹ چلا رہا ہے اگر میں ڈیپارٹمنٹ میں ہوتا میں ابھی آپ کو بتا تا یہ ہے یہ نہیں ہے۔

جناب اسپیکر: میڈم! آپ کے پاس کوئی ایسا mechanism ہے جس کو آپ نکال سکتے ہیں۔

مشیر محکمہ ترقی نسواں: سر! تمام ڈیپارٹمنٹس جتنے بھی ہیں میں سب کی بات کر رہی ہوں اور women development department in particular HR جتنا ہے ہمارا اُس کی حاضری اور غیر حاضری کے لیے اِس وقت بہت زیادہ تحقیق بھی کی جارہی ہے اور ہمارے ڈیپارٹمنٹ میں تو ویسے بھی کیونکہ تمام اضلاع میں موجود نہیں ہیں۔تو جو ہمارا Limited HR جہاں جہاں موجود ہے اُس کی حاضری کو یقینی بنایا بھی جارہا ہے اور وہاں حاضری بھی ہو رہی ہے۔اگر عمومی میرے بھائی یہ بات کر رہے ہیں کہ وہاں ملازمین حاضر نہیں ہوتے ہیں ہوسکتا ہے کہ کسی particular district میں اِکا دُکا ایسا کوئی کیس ہو لیکن اِس وقت جو ڈیپارٹمنٹ دیکھ رہا ہے وہاں اِس پر بہت زیادہ توجہ دی جارہی ہے اور اگر میرے بھائی کہتے ہیں تو ہم مزید اِس پر توجہ دیں گے۔اور اگر وہ چاہتے ہیں کہ ہم اُن کے ساتھ شیئر کریں کہ کون کس ڈسٹرکٹ میں لوگ attend نہیں کر رہے ہیں۔

جناب اسپیکر: ہاں اِس کا ایک حل ہوسکتا ہے۔

مشیر محکمہ ترقی نسواں: تو ہم اِن کے ساتھ ساری تفصیلات شیئر کریں۔

جناب اسپیکر: تفصیلات شیئر کریں اور پھر اُن میں سے دیکھ لیں کہ اِس کے اندر کون کون لوگ ہیں جو ڈیوٹیاں کر رہے ہیں اور کون نہیں کر رہے ہیں۔

مشیر محکمہ ترقی نسواں: اگر میرے محترم بھائی اِس وقت کوئی specific name یا کوئی specific district نہیں بتانا چاہتے تو وہ بالکل ہمارے office آجائیں ہم وہ list اُن کے ساتھ شیئر کر دیں گے۔وہاں یہ specific ہمیں بتا دیں کہ بھئی اِن کے خلاف شکایت آئی ہے یا اُن کے خلاف آئی ہے تو ہم پھر زیادہ توجہ کے ساتھ اُس پر action لے سکتے ہیں۔

جناب اسپیکر: بیشک کسی ورکر کے نام سے application دیدیں۔

مشیر محکمہ ترقی نسواں: جی بالکل کسی کے بھی نام سے دیں۔

جناب اصغر علی ترین: ایک ضمنی question ہے سر!

جناب اسپیکر: جی ہاں ترین صاحب۔

جناب اصغر علی ترین: سر! گزارش یہ ہے جو میری بہن فرما رہی ہیں اب زابد جان کہہ رہے ہیں کہ آپ کے یہ لوگ department missing ہے تنخواہ لے رہے ہیں دائیں بائیں ٹھیک ہے ناں۔ یا تو میڈم! یہ کہہ رہی ہیں کہ ہمارا staff ہماری labour ہمارے hundred percent آفیسر یہاں اپنے station پر موجود ہیں۔ تو پھر زابد صاحب نشاندہی کر سکتے ہیں کہ یہ بندہ کہاں ہے اگر نشاندہی زابد نے کرنی ہے اور ڈیپارٹمنٹ میڈم کے پاس ہے تو یہ نامناسب ہے۔

جناب اسپیکر: میڈم کہہ رہی ہیں کہ میں آپ کو لسٹیں provide کرنے کے لیے تیار ہوں آپ اُس میں سے دیکھ لیں جس میں آپ سمجھتے ہیں کہ یہ بندہ left right ہے آپ اس پر tick mark کریں۔

جناب اصغر علی ترین: سر! وہ list آج table ہونی چاہیے تھی اس سوال کے ساتھ۔

جناب اسپیکر: سر! یہ تو آپ نے allegation لگائی ہے ناں آپ کے پاس proof ہی تو کوئی نہیں ہے کون باہر گیا ہے۔ آپ کے پاس proof تو نہیں ہے ناں تو میں کہہ رہا ہوں کہ آپ نام لیں وہ کہتے ہیں۔

جناب اصغر علی ترین: کیوں نہیں موجود ہے۔

جناب اسپیکر: proof دیں۔

جناب اصغر علی ترین: ڈیپارٹمنٹ تو میڈم چلا رہی ہیں۔

جناب اسپیکر: proof دیں میڈم کو تاکہ اُس کے خلاف action لیں۔

جناب اصغر علی ترین: اگر نشاندہی اس نے کرنی ہے تو ڈیپارٹمنٹ سے۔

میر زابد علی ریکی: اسپیکر صاحب! اگر اس طرح ہے تو ڈیپارٹمنٹ مجھے دیدیں میں چلا لوں گا۔

جناب اسپیکر: نہیں ڈیپارٹمنٹ آپ کے پاس آنے کا وہ الگ چیز ہے وہ آپ پھر مشورہ کر لیں سب لوگ آجائیں ڈیپارٹمنٹ لے لیں۔ اس میں ہمیں کوئی اعتراض نہیں ہے۔ کہنے کا مقصد یہ ہے کہ میڈم کہہ رہی ہیں کہ میں آپ کو lists provide کرتی ہوں آپ اُس میں سے دیکھ لیں جن جن لوگوں پر آپ کا شک ہے یا آپ کو پتہ ہے آپ صرف ان کو tick mark کر دیں action لینا ہمارے ڈیپارٹمنٹ کا کام ہے ہم اُس کی salary بند کرتے ہیں اُس کو نوکری سے برخاست کرتے ہیں وہ بھی through department کریگا۔

میر زابد علی ریکی: اسپیکر صاحب! یہ اگر میرا ڈیپارٹمنٹ ہوتا میں اس کی خود تحقیقات کرتا میں اسمبلی میں کہتا یہ ہے یہ نہیں ہے یا یہ سارے حاضر ہیں یہ میرا proof ہے۔ سر! میں کسی کا نام نہیں لوں گا۔

جناب اسپیکر: مطلب آپ نے کہا ہے نا کہ کچھ لوگ left، right ہیں۔

جناب اسپیکر: yes sir

میر زابد علی ریکی: سر! بندے آجاتے ہیں میں کسی کا نام تو نہیں لوں گا۔

جناب اسپیکر: مطلب آپ نے کہا ہے ناں کہ کچھ لوگ left right ہیں۔

میر زابد علی ریکی: yes بندے بالکل۔

جناب اسپیکر: وہ تو آپ نے ایک الزام لگایا ہے اس کو ثابت کرنے کے لیے کیا کریں گے وہ کس کو left right سمجھنے کے لیے۔

میر زابد علی ریکی: وہ تحقیقات کرلیں اگر واقعی یہ سارے بندے حاضر ہیں ہاں تو مجھے مطمئن کریں نمبر ایک۔۔۔

جناب اسپیکر: ٹھیک میڈم آپ دیکھ لیجیے ٹھیک done done done۔

مشیر محکمہ ترقی نسواں: جی جناب اسپیکر! ہم دیکھ لیں گے لیکن میرے بھائی جتنے enthusiastic ہیں ڈیپارٹمنٹ لینے کے لیے ہم ان کو welcome کریں گے اگر یہ treasury benches ہیں۔

میر زابد علی ریکی: میڈم! اللہ تعالیٰ آپ کو ڈیپارٹمنٹ نصیب کرے۔ مگر جو کام آپ مجھ سے لینا چاہتے ہیں میں تو نہیں کرسکتا ہوں ناں۔

جناب اسپیکر: زابد علی ریکی صاحب! میں میڈم کو clear کردوں زابد علی صاحب! پہلی بات یہ ہے کہ آپ کا supplementary question بنتا ہی نہیں ہے آپ نے question detail مانگی ہے انہوں نے آپ کے سامنے table کردی ہے you should be satisfied enough کہ ان کی detail آگئی ہے جی اب آپ نے اس پر supplementary question کیے ہیں تو میڈم کا kind enough انہوں نے کہا ہے کہ میں دیکھ لیتی ہوں thank you question number 548 disposed off زابد علی ریکی صاحب! آپ اپنا سوال نمبر 429 دریافت فرمائیں محکمہ انرجی ڈیپارٹمنٹ۔

میر زابد علی ریکی: سوال نمبر 429 ۔

☆429 میر زابد علی ریکی، رُکن اسمبلی: **نوٹس موصول ہونے کی تاریخ 15 دسمبر 2025ء**

کیا وزیر انرجی ازراہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ،

محکمہ انرجی میں گریڈ 16 اور گریڈ 17 کی کل کتنی اسامیاں خالی پڑی ہیں اگر جواب اثبات میں ہے تو گریڈ 16 اور گریڈ 17 کی کل اسامیوں کی تعداد بتلائی جائے۔ اور یہ خالی اسامیاں صوبہ کے کن کن اضلاع میں ہیں۔ نیز یہ بھی بتلایا

جائے کہ مذکورہ خالی اسامیاں بلوچستان پبلک سروس کمیشن کو پر کرنے کے لیے ارسال کی ہیں تمام اسامیوں کی مکمل تفصیل دی جائے؟

جناب اسپیکر: جی energy department۔

میر محمد اصغر رند (پارلیمانی سیکرٹری محکمہ توانائی): جی جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب اسپیکر: جی۔

میر زابد علی ریکی: جناب اسپیکر صاحب! میں نے یہاں question کیا تھا۔

جناب اسپیکر: جی زابد صاحب۔

میر زابد علی ریکی: محکمہ انرجی کے 16 grade اور 17 grade کی کل اسامیوں کی تعداد بتائی جائے۔ بالکل جناب اسپیکر صاحب! اُس نے تعداد بتائی ہے مختلف جگہوں میں۔ کچھ ایسی پوسٹیں ہیں پبلک سروس کمیشن کی ہیں۔ تو وہ بھی kindly ڈیپارٹمنٹ کو چاہیے پبلک سروس کمیشن کا ایک سال لگ رہا ہے دو سال لگ رہے ہیں تو بندوں نے apply بھی کی ہوئی ہے۔ اس میں جناب اسپیکر صاحب! دوسرا question یہ ہے کہ قلات بھی ہے، ژوب بھی ہے مختلف کوٹہ ہے اس میں سرر خشان نیا division ہے اُس کو بھی اس نے bypass کیا ہوا ہے۔ تو kindly اس کے بارے میں اصغر رند صاحب ہمیں بتا دیں۔

جناب اسپیکر: جی منسٹر صاحب۔

پارلیمانی سیکرٹری محکمہ توانائی: جناب اسپیکر صاحب! یہ پوسٹیں ہم سے پہلے کی ہیں پرانی ہیں جو پہلے سے مخصوص تھیں جن علاقوں کے لیے تو اس حساب سے ہم ان کو change نہیں کر سکتے ہماری جو نئی پوسٹیں آ جائیں گی انشاء اللہ ہم واشک کو دیکھیں گے۔

جناب اسپیکر: واشک کو accommodate کریں گے زابد علی ریکی صاحب! okay

میر زابد علی ریکی: جناب اسپیکر صاحب! یہ جو question ہے جو ہماری پوسٹیں ہیں پبلک سروس کمیشن میں kindly سر! مہربانی کر کے اور محکموں کی بھی ہیں یہ کب ہوں گی؟ پبلک سروس کمیشن والے بندے بے روزگاری بھی زیادہ ہے۔ مختلف محکموں کی پوسٹیں بھی اسی طرح pending میں ہیں جیسے energy کی ہیں مختلف اور بھی ہیں میرے خیال سے revenue کی بھی ہیں اس کے حوالے سے جناب اسپیکر صاحب! میں کہتا ہوں کہ۔۔۔

جناب اسپیکر: یہ تو گورنمنٹ کا decision ہے کہ پبلک سروس کمیشن کے پاس جائیں گی ایسا ہی ہے گورنمنٹ کی decision ہے ٹھیک۔ مولانا question number 429 disposed off

جناب اسپیکر: مولانا ہدایت الرحمٰن بلوچ صاحب! آپ اپنا سوال نمبر 483 دریافت فرمائیں۔

مولانا ہدایت الرحمٰن بلوچ: سوال نمبر 483۔

جناب اسپیکر: again energy department

☆**483 مولانا ہدایت الرحمٰن بلوچ، رُکن اسمبلی:** **نوٹس موصول ہونے کی تاریخ 16 مارچ 2026ء**

کیا وزیر انرجی ازراہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ،

صوبہ میں بجلی پیدا کرنے کے مقامی منصوبے کتنے ہیں اور سولر انرجی کے فروغ کیلئے کیا کیا منصوبے ہیں کی تفصیل دی جائے؟

جناب اسپیکر: energy department again

پارلیمانی سیکرٹری محکمہ توانائی: جی جواب پڑا ہوا تصور کیا جائے۔

پارلیمانی سیکرٹری محکمہ توانائی: جواب موصول ہونے کی تاریخ 05 مئی 2026ء۔

مقامی طور پر بجلی پیدا کرنے والے منصوبے ذیل ہیں:

1۔اوچ پاور پلانٹ I	586 MW
2۔اوچ پاور پلانٹ II	404 MW
3۔حبکو کول پاور پلانٹ	1320 MW

4۔مزید برآں متبادل توانائی اور سولر ونڈ انرجی کے فروغ کیلئے بلوچستان میں منی اور مائیکرو گرڈز کی تنصیب، چاغی کیلئے ونڈ سولر ہائبرڈ پاور پلانٹ اور چار انڈسٹریل اسٹیٹس بشمول لیڈا، کوئٹہ، گوادر اور بوستان کو سولر انرجی فراہم کرنے کیلئے فزیبلٹی اسٹڈیز کی جارہی ہے۔

مالی سال 26-2025ء میں انرجی سیکٹر میں شمسی توانائی کی 39 نئی اسکیمات ہیں اور 131 جاری منصوبے ہیں۔

جنکی مزید تفصیل ضخیم ہے لہذا اسمبلی لائبریری میں ملاحظہ فرمائیں۔

پارلیمانی سیکرٹری محکمہ توانائی: جی جواب پڑا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب اسپیکر: جی مولوی صاحب۔

مولانا ہدایت الرحمٰن بلوچ: جی جواب مجھے یہی دیا گیا ہے تقریباً بلوچستان میں دو ہزار سے زیادہ megawatt بجلی پیدا ہوتی ہے لیکن جب گرمیاں ہوتی ہیں تو بجلی ہوتی نہیں ہے یہ صرف ہمارے بلوچستان میں پیداوار ہے اسپیکر صاحب میرا سوال یہ ہے کہ بلوچستان کی طلب کتنی ہے کتنی megawatt کی ضرورت ہے بلوچستان کو وزیر صاحب بلوچستان کو

کتنی megawatt بجلی کی ضرورت ہے؟

جناب اسپیکر: سر! میرے خیال میں آپ نے جو question پوچھا ہے تفصیل انہوں نے دے دی ہے آپ اگر اگلے question پر چلیں تو بہتر ہوگا آپ کے لیے۔ میں question is related انفارمیشن حد تک انہوں نے کر دیا جی ڈاکٹر صاحب! نہیں اس میں۔

ڈاکٹر عبدالمالک بلوچ: let me to explain this

جناب اسپیکر: جی ڈاکٹر صاحب۔

ڈاکٹر عبدالمالک بلوچ: سر! basically ہمیں بلوچستان میں چاہیے around two thousand megawatts کے قریب جو اُس زمانے میں جب 7 سو 6 سو سے 8 سو کے قریب ہمیں مل رہی تھی اور یہ جو دو ہزار ہماری ہے یہ ot بلوچستان حبکو کی جو ایک دفعہ جائیگی main grid پر اس کے بعد پھر آئیگی اسی طرح تو ہمیں بلوچستان میں produce ہو رہی ہے ان کی آدھی بھی نہیں مل رہی ہے۔

مولانا ہدایت الرحمٰن بلوچ: میں جو کہنا چاہ رہا تھا ڈاکٹر صاحب! دیکھیں۔ میرے سوال کرنے کا مقصد یہی ہے۔

جناب اسپیکر: جی please۔

مولانا ہدایت الرحمٰن بلوچ: ہم وفاق سے مانگتے ہیں۔ وفاق نہیں دیتا وفاق پھر خیرات دیتا ہے پھر پیٹرول کی بچت ہمیں دے دیتا ہے پھر احسان جتاتا ہے یہ دو ہزار megawatt تو بلوچستان میں پیدا ہوتی ہے national grid میں لے جاتے ہیں پھر خیرات میں دیتے ہیں کہ بجلی پیدا ہوتی نہیں ہے۔ یہ تو دو ہزار megawatt سے زیادہ بلوچستان میں ہوتی ہے میری طلب اتنی نہیں ہے اور مکران الگ ہے۔ ہمارا مکران ہے دوسو megawatt تو ہمیں ایران سے بجلی ملتی ہے وہ تو اس میں شامل ہی نہیں ہے۔

جناب اسپیکر: مولوی صاحب! آپ ذرا مہربانی کر کے اپنے question کی حد تک کریں تاکہ لوگ آپ کے question کے مطابق تیاری کر کے آتے ہیں آپ کا question اور ہے۔

مولانا ہدایت الرحمٰن بلوچ: سوال کا نہیں۔

جناب اسپیکر: سوال نہیں سر! آپ پڑھیں تو صحیح مہربانی کر کے آپ نے کیا لکھا ہوا ہے صوبے بھر کے تمام اضلاع۔

مولانا ہدایت الرحمٰن بلوچ: نہیں جناب اسپیکر صاحب! ہمارے جتنے ایم پی ایز ہیں وہ پتہ نہیں کون سے سوال آپ لوگ کرتے ہیں بیچ میں۔ میں سادہ آدمی ہوں نہیں جانتا ہوں یہ پتہ نہیں کون کون سے سوال کرتے ہیں اس میں نہیں ہوتا میں سوال کرتا ہوں پھر تیاری کر کے آجائیں۔

جناب اسپیکر: سر! supplementary پھر ہر ممبر کر سکتا ہے۔

مولانا ہدایت الرحمٰن بلوچ: ضمنی بھول گیا۔ میں سیکھ رہا ہوں میں بھی سیکھوں گا آہستہ آہستہ۔

جناب اسپیکر: سر! میری آپ سے گزارش ہے کہ آپ question کی جو جتنا آپ کا question ہے اس کے مطابق دیکھیں ممبر بھی ہم بھی سب آپ کے question کے مطابق تیاری کر کے آتے ہیں اب جب آپ کا question کچھ اور ہوتا ہے آپ سوال کوئی اور اٹھاتے ہیں۔

مولانا ہدایت الرحمٰن بلوچ: سر! جی یہ سوال رکھنے کا ایک مقصد بھی ہوتا ہے ہم سوال کیوں رکھتے ہیں یہ کوئی امتحانی پیپر کوئی امتحانی ہال نہیں ہے۔

جناب اسپیکر: جی منسٹر صاحب! okay hold a minute

پارلیمانی سیکرٹری محکمہ توانائی: جی سب سے پہلے یہ ہے کہ واپڈا QESCO ایک federal subject ہے energy سے متعلق صرف ہمارا دس سے پندرہ percent relation ہے جہاں تک ہمارے مولانا صاحب فرمارہے ہیں کہ بلوچستان کے دو ہزار megawatt کی ہماری demand ہے لیکن حبکو، اوچ پاور پلانٹ یا ایرانی بجلی کے حوالے سے دیکھیں کچھ حبکو کے حوالے سے دیکھیں۔ کچھ private sector میں جارہی ہے جس طرح کوئٹہ میں ایک ہمارا چھوٹا grid station ہے وہ بھی private کے حوالے سے، حکومت جس طرح مکران کی بتارہی ہے ایرانی بجلی ہمارے پاس آرہی ہے وہ ایران کے حوالے سے۔ اور جتنی نصیر آباد کی آپ کے حساب سے ہے۔ واقعی مولانا کے اس ضمنی question سے میں agree کرتا ہوں کہ ہماری رسد اور demand میں فرق ہے لیکن ان کے اپنے private بھی اپنے طریقے سے ہے۔ اور دوسرا جو subject ہے وہ federal relation ہے۔

جناب اسپیکر: جی مولوی صاحب۔

مولانا ہدایت الرحمٰن بلوچ: جی جناب اسپیکر! یہی تو مسئلہ ہے ہمارے بارڈر کے جو پیسے آتے ہیں وہ بھی وفاق لے۔ میرے سوال کا مقصد یہی ہے کہ بلوچستان اتنا پسماندہ نہیں ہے کہ جو ہمیں کہا جاتا ہے بہت ساری چیزیں ہماری ہیں پھر ہم لے جاتے ہیں پھر دوبارہ دینے کی باری آتی ہے کہتے ہیں کہ بلوچستان میں کچھ بھی نہیں ہے۔

جناب اسپیکر: یعنی آپ کہہ رہے ہیں کہ چھ سو megawatt آپ produce کر رہے ہیں وہ national grid میں جاتی ہے پھر آپ کو دوبارہ یہ۔۔۔

مولانا ہدایت الرحمٰن بلوچ: national grid میں جاتی ہے پھر جب باری آتی ہے دینے کی کہتے ہیں کہ بھئی یہاں بجلی پیدا ہوتی نہیں ہے اس لیے یہ چیزیں موجود ہیں پیدا کرتے ہیں اتنے زیادہ غریب بھی نہیں ہیں۔

جناب اسپیکر: آپ مہربانی کر کے ایک اور question اس طرح کا لے آئیں تا کہ اس پر دوبارہ پھر آپ کے ساتھ تیاری کر کے آپ کو تقریباً proper briefing دیں۔

مولانا ہدایت الرحمٰن بلوچ: دوبارہ سوال لاؤں؟

جناب اسپیکر: جی پرنس صاحب کا mic on کریں۔

پرنس احمد عمر احمد زئی (پارلیمانی سیکرٹری محکمہ بہبود آبادی): منسٹر صاحب سے میں یہ question پوچھنا چاہتا ہوں کہ یہ جو solar systems بلوچستان میں لگے ہیں تو اُس سے بجلی میں ایک بہت بڑا فرق پڑ گیا تو اُس کا کتنا فرق پڑا ہے ہمارے ان megawatts میں؟ بلوچستان کی ساری بجلی پر اور جو ہمارا grid stations۔

جناب اسپیکر: جی منسٹر صاحب! وہ کہہ رہا ہے سولر سسٹم سے کتنا فرق پڑا ہے۔

پارلیمانی سیکرٹری محکمہ توانائی: یہ fresh question کر سکتا ہے لیکن پھر بھی اگر ہماری energy کی جتنی بھی اسکیمیں ہیں اگر وہ complete ہو جائیں تو ہمارے پاس result آ جائے گا فی الحال بہت فرق پڑ رہا ہے۔

جناب اسپیکر: فی الحال کیا ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری محکمہ توانائی: جیسے ہمارے سولرائزیشن کی اسکیم مکمل ہو جائیگی تو ہمیں ایک پورا رزلٹ آ جائے گا کہ کتنی percentage آ گئی۔

جناب اسپیکر: اچھا ٹھیک ہے پھر آپکے پاس data آئے گا۔ question no 483 disposed off مولانا صاحب! آپ اپنا سوال نمبر 484 دریافت فرمائیں۔

مولانا ہدایت الرحمٰن بلوچ: بسم اللہ الرَّحمٰن الرَّحیم۔ سوال نمبر 484۔

☆484 مولانا ہدایت الرحمٰن بلوچ، رُکن اسمبلی: **نوٹس موصول ہونے کی تاریخ 16 مارچ 2026ء**

کیا وزیر انرجی از راہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ،

صوبہ بھر کے تمام اضلاع کے کن کن علاقوں میں بجلی کی سہولیات میسر ہیں اور باقی اضلاع کے علاقوں کیلئے کون کونسے منصوبے ہیں مکمل تفصیل دی جائے؟

جناب اسپیکر: جی منسٹر صاحب۔

پارلیمانی سیکرٹری محکمہ توانائی: جی جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب اسپیکر: جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

پارلیمانی سیکرٹری محکمہ توانائی: جواب موصول ہونے کی تاریخ 05 مئی 2026ء۔

صوبہ کے بیشتر علاقوں کو بجلی کی سہولیات فراہم کی جا چکی ہیں اور باقی ماندہ علاقوں میں بجلی کی فراہمی پر کام جاری ہے صوبائی حکومت نے بجلی کے منصوبوں کیلئے مالی سال 26-2025ء میں فنڈز مختص کیے ہیں جس میں 132 KV کے 8 گرڈ اسٹیشن شامل ہیں جو کہ چمن، برشور، ڈب خانزئی، بلیدہ، آواران، جھاؤ، ڈیرہ اللہ یار، سنجاوی اور زیارت کے گرڈ اسٹیشن شامل ہیں جن پر کام جاری ہے انکی تکمیل سے علاقے کی بجلی وولٹیج کی کمی کا مسئلہ حل ہو جائیگا اس کے علاوہ صوبے کے دور دراز دیہاتوں کو بجلی فراہم کرنے کیلئے پی ایس ڈی پی 26-2025ء میں بجلی کی 92 جاری اسکیمات اور 42 نئی اسکیمات شامل کی گئی ہیں جن پر کیسکو کے ذریعے کام جاری ہے جن کی مزید تفصیل ضخیم ہے لہٰذا اسمبلی لائبریری میں ملاحظہ فرمائیں۔

مولانا ہدایت الرحمٰن بلوچ: جناب اسپیکر صاحب! اِس سوال کرنے کا مقصد یہ ہے جو ہمارے جتنے پروجیکٹ چل رہے ہیں خصوصاً میں اپنے حلقے میں جو پہلا سال 2024ء کی ہماری اسکیمات تھیں یا release ہو جاتی ہیں یہاں QESCO کا مسئلہ اور QESCO آزاد ہے۔ تمام چیزیں خریداری کے ٹھیکے وغیرہ ٹھیکیدار کون ہے کہاں سے لیتا ہے سب اُسکی مرضی پر ہے 24-2021ء release کے بھی ہمارے کام نہیں ہوئے۔ اصغر صاحب بھی اِس بات کے گواہ ہیں کہ یہ release ہو جاتے ہیں تو QESCO میں چلے جاتے ہیں وہ اُس کی مرضی پر ہے خود اُس کو، پانچ سال لگتے ہیں کام ہوتے نہیں ہیں اِس میں جو دیے گئے ہیں اس میں 2021ء اور 2024ء کے کام بھی ہیں ہاں ۔۔۔(مداخلت) اصغر صاحب سے گزارش ہے اِس پر ایکشن لیں۔ اِس سوال کا مقصد یہی ہے کہ 2021ء اور 2024ء کے۔۔۔

جناب اسپیکر: ٹھیک ہے ٹھیک ہے جی مولوی صاحب۔ جی

پارلیمانی سیکرٹری محکمہ توانائی: مولانا صاحب صحیح فرمارہے ہیں میں مولانا صاحب اور جتنے ایم پی ایز ہیں طریقہ کار یہ ہوتا ہے کہ یہ اپنی اسکیمیں P&D کو دیتے ہیں پھر انرجی ڈیپارٹمنٹ ہمیں cheque دیتا ہے لیکن QESCO بالکل اِسی طریقے سے میرے اپنے حلقہ انتخاب کس طرح ٹرانسفارمرز ہیں، پول ہیں، HT,LT یا 11 KV کے ٹاورز ہیں تو کبھی law and order کا بہانہ بناتے ہیں کبھی فنڈ کا کبھی transportation کا چونکہ وہ ہمارے پابند نہیں ہے federal کے پابند ہے تو میں آپ کے توسط سے اگر آپ اُن کی میٹنگ بلا لیں انرجی ڈیپارٹمنٹ QESCO کی مشترکہ ہماری طرف سے جو چیزیں فائنل ہو رہی ہیں انرجی کی طرف سے ہم نے چیک دے دیے ہیں پھر اُن کی طرف سے سستی کیوں ہے۔

جناب اسپیکر: ویسے مولوی صاحب! میں آپ کے سوال کو second کرتا ہوں میری اپنی ایک اسکیم تھی پہلی

PSDP 2024 والی آج تک complete نہیں ہوئی ہے۔almost اُنکے % 75,80 پیسے بھی ریلیز ہو چکے ہیں لیکن ابھی تک وہ اسکیم انہوں نے complete نہیں کی اِس سلسلے میں پھر ایک میٹنگ رکھتے ہیں اُن کے ساتھ۔ question 484 dispossed off۔زابد علی ریکی صاحب! آپ اپنا سوال نمبر 564 دریافت فرمائیں۔

جناب زابد علی ریکی: جناب اسپیکر صاحب! میرے دو question ہیں ایک 564 دوسرا 565 سر! دونوں کو۔۔۔

جناب اسپیکر: جی ہاں آپ اِکٹھا کر لیں۔

جناب زابد علی ریکی: سر! کرتے ہیں میں آپ کو۔۔۔

جناب اسپیکر: جی بالکل جی منسٹر صاحب! سوال نمبر 564 اور 565۔

☆564 میر زابد علی ریکی، رُکن اسمبلی: نوٹس موصول ہونے کی تاریخ 20 مئی 2026ء

کیا وزیر انرجی از راہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ،

سال 25-2024ء کے بجٹ میں محکمہ انرجی کو ترقیاتی اسکیمات کی مد میں کل کسقدر رقم جاری کی گئی ہے۔ جاری کردہ رقم میں سے صوبہ کے تمام اضلاع میں کون کون سے منصوبے مکمل کیے گئے ہیں کی تفصیل دی جائے۔ نیز ہر منصوبہ کا نام، منصوبہ پر خرچ کی گئی رقم اور ضلع وعلاقہ کی مکمل تفصیل بھی دی جائے؟

☆565 میر زابد علی ریکی، رُکن اسمبلی: نوٹس موصول ہونے کی تاریخ 20 مئی 2026ء

کیا وزیر انرجی از راہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ،

سال 26-2025ء کے بجٹ میں محکمہ انرجی کو ترقیاتی اسکیمات کی مد میں کل کسقدر رقم جاری کی گئی ہے جاری کردہ رقم میں سے صوبہ کے تمام اضلاع میں کون کون سے منصوبے مکمل کیے گئے ہیں کی تفصیل دی جائے۔ نیز ہر منصوبہ کا نام، منصوبہ پر خرچ کی گئی رقم اور ضلع وعلاقہ کی مکمل تفصیل بھی دی جائے؟

پارلیمانی سیکرٹری محکمہ توانائی: جواب پڑا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب اسپیکر: جواب پڑا ہوا تصور کیا جائے۔

پارلیمانی سیکرٹری محکمہ توانائی: سوال نمبر 564 کا جواب موصول ہونے کی تاریخ 16 جولائی 2026ء۔ جواب کی تفصیل ضخیم ہے لہٰذا اسمبلی لائبریری میں ملاحظہ فرمائیں۔

پارلیمانی سیکرٹری محکمہ توانائی: سوال نمبر 565 کا جواب موصول ہونے کی تاریخ 16 جولائی 2026ء۔ جواب کی تفصیل ضخیم ہے لہٰذا اسمبلی لائبریری میں ملاحظہ فرمائیں۔

جناب زابد علی ریکی: جناب اسپیکر صاحب! یہ میرے question ہیں سر! یہاں میں نے ڈیپارٹمنٹ میں

اسکیمات دی ہوئی ہیں۔سر!اِن پر پیسوں کا allocation بہت کم ہے جناب اسپیکر صاحب! واشک میں ایسے اضلاع ہیں میں نے انکو ہوم سولر کٹ دیے ہیں اگر 50 سال اور پاکستان کو گزر جائیں وہاں بجلی نہیں جائے گی۔ برائے مہربانی اِس سال پتہ نہیں کسی کے لیے 4 لاکھ رکھے ہیں کسی کے لیے 5 لاکھ رکھے ہیں اور پروجیکٹ 2، 3 کروڑ مختلف ہیں جناب اسپیکر صاحب! اب یہ 3 لاکھ والے کو پھر 10 سال لگیں گے۔

جناب اسپیکر: وہ تو گھریلو سولر پلیٹس خریدیں گے۔

جناب زابد علی ریکی: 2 لاکھ کیا ہے؟

جناب اسپیکر: منسٹر صاحب! ذرا بتائیں ٹھیک ہے۔

پارلیمانی سیکرٹری محکمہ توانائی: جی یہ تو P&D ڈیپارٹمنٹ سے related ہے کہ فنڈز وہ مخصوص کرتا ہے ہمیں تو خوشی ہوتی ہے کہ جتنی اسکیمیں آتی ہیں ہماری ذمہ داری ہوتی ہے کہ ہم اُن کو جلدی اشتہار اور ٹینڈر کرتے ہیں work order issue کرتے ہیں اور جو amount ہمارے پاس آجاتی ہے ہم اس پر work done کرتے ہیں۔

جناب اسپیکر: آپ QESCO کو ٹرانسفر کرتے ہیں؟

پارلیمانی سیکرٹری محکمہ توانائی: باقی جب amount نہیں آتی ہے اُن سے تو فنانس اور P&D ڈیپاڑٹمنٹ کا کام ہے۔

جناب اسپیکر: جی بالکل یہ P&D اور فنانس سے related ہے۔

میر زابد علی ریکی: سر! سی ایم صاحب سے request ہے چیف آف بگٹی صاحب سے یہ واشک کی اسکیمات kindly اس سال اگر یہ 3 لاکھ اگلے سال 4 لاکھ سی ایم صاحب! آپ سے request ہے مہربانی کر کے ڈیپارٹمنٹ ان اسکیمات کو پورا کرے ورنہ سر! 10، 15 سال گزر جائیں یہ مکمل نہیں ہونگی۔

جناب اسپیکر: آنریبل چیف منسٹر صاحب! زابد علی ریکی صاحب نے request کی۔

میر زابد علی ریکی: سی ایم صاحب سے request ہے انرجی کی ہماری کچھ اسکیمات ہیں سر! allocation 3، 4 لاکھ رکھے ہیں چلیں thank you۔

جناب اسپیکر: question no 564 and 565 disposed off۔done وقفہ سوالات ختم۔

جناب اسپیکر: توجہ دلاؤ نوٹسز۔

مولانا ہدایت الرحمٰن صاحب! آپ اپنا توجہ دلاؤ نوٹس پیش کریں۔

مولانا ہدایت الرحمٰن بلوچ: بسم اللہ الرَّحمٰن الرَّحیم۔مَیں ہدایت الرحمٰن وزیر برائے محکمہ صحت کی توجہ ایک اہم مسئلہ کی جانب مبذول کرواتا ہوں کہ قومی شاہراہوں پر پیش آنے والے ٹریفک حادثات کے متاثرین کو بروقت طبی امداد فراہم

کرنے، ریسکیو اور ایمرجنسی رسپانس کے نظام کو مزید مؤثر بنانے کی بابت کیا اقدامات کیے ہیں؟

جناب اسپیکر: جی concerned منسٹر صاحب۔

جناب بخت محمد کاکڑ (وزیر صحت): شکریہ جناب اسپیکر! RTA کے cases ہماری جو بڑی شاہراہیں ہیں M8 پر ہمارے already میڈیکل ایمرجنسی اینڈ ریسکیو سینٹر MERC 1122 کے نام سے 39 سینٹرز ہیں وہ already establish ہیں اور ان میں qualified 900 لوگ جن کی ایمرجنسی ٹریننگ ہوئی ہے وہ وہاں 24/7 کام کرتے ہیں اور کوئی بھی حادثہ ہو جاتا ہے تو اُس حادثے کی صورت میں وہاں patient کو stabilize کر کے اُس کے بعد nearest hospital میں پہنچایا جاتا ہے۔ پچھلے ایک سال میں 148,293 لوگوں کی زندگیاں بچائی ہیں اور انکو یہ سروسز provide کی گئی ہیں اور یہ تمام جتنی بھی شاہراہیں ہیں اُن پر already یہ سینٹرز کام کر رہے ہیں۔

جناب اسپیکر: ٹھیک Thank you توجہ دلاؤ نوٹس disposed off۔ جناب رحمت صالح بلوچ صاحب! آپ اپنا توجہ دلاؤ نوٹس پیش کریں۔

جناب رحمت صالح بلوچ: Thank you اسپیکر صاحب! منسٹر ایجوکیشن موجود نہیں ہیں بلکہ میں آپ کے توسط سے چیف منسٹر صاحب سے گزارش کرتا ہوں اپنے اس مسئلہ پر کہ قائد ایوان اگر توجہ دیں گے تو بہتر ہے۔

جناب اسپیکر: آپ اپنا توجہ دلاؤ نوٹس پیش کریں۔

جناب رحمت صالح بلوچ: Thank you۔ مَیں وزیر برائے محکمہ تعلیم کی توجہ ایک اہم مسئلہ کی جانب مبذول کرواتا ہوں کہ ضلع پنجگور کو سرد علاقوں کی فہرست سے نکال کر گرم علاقوں کی فہرست میں شامل کیا گیا ہے جس کی وجہ سے ضلع پنجگور کے عوام میں سخت اضطراب پایا جا رہا ہے۔ لہٰذا محکمہ تعلیم کی جانب سے ضلع پنجگور کو گرم علاقوں کی فہرست میں شامل کرنے کی کیا وجوہات ہیں تفصیل فراہم کی جائے؟

جناب اسپیکر: Honourable Chief Minister, please

میر سرفراز احمد بگٹی (قائد ایوان): Thank you آنریبل اسپیکر صاحب! یہ مسئلہ ایک دفعہ پہلے بھی زیر گردش رہا یہاں شاید پبلک آرڈر پر پوائنٹ آف آرڈر پر تھا یا public importance پر تھا آنریبل منسٹر صاحبہ تو نہیں ہیں secretary education is sitting here میں آنریبل ممبر سے گزارش کرتا ہوں کہ میرے پاس اِنفارمیشن نہیں ہے اِس کی تو ہم ابھی پانچ منٹ باہر بیٹھ جاتے ہیں لائبریری میں آپ اور سیکرٹری صاحب بیٹھ کے اِس مسئلہ کو حل کر لیں whatever is your desire اُس کے مطابق کریں گے تو یہ summer zone میں ہی آنا چاہیے اِس کو میرا خیال ہے کہ جیسے آپ کی تسلی ہوگی اُسی طرح کر لیں گے۔

جناب اسپیکر: سر! ٹھیک Thank you

جناب رحمت صالح بلوچ: جناب اسپیکر! اگر دو الفاظ۔۔۔

جناب اسپیکر: سر! نہیں۔توجہ دلاؤ نوٹس means کہ آپ نے گورنمنٹ کے توسط سے۔

جناب رحمت صالح بلوچ: سر! آپ اگر special permission دیں گے just ایک۔۔۔

جناب اسپیکر: آپکے رولز کے مطابق مولانا صاحب بیٹھے ہوئے ہیں مجھ سے کہہ رہے ہیں کہ میں نے توجہ دلاؤ نوٹس as per rule عمل کیا ہے تو آپ سب کو ensure کرنا پڑیگا۔

جناب رحمت صالح بلوچ: سر! مَیں سمجھ گیا۔

جناب اسپیکر: سر! آپ نہیں سمجھیں۔

جناب رحمت صالح بلوچ: اگر آپ permission دیں گے۔

جناب اسپیکر: سر! نہیں توجہ دلاؤ نوٹس پر ضمنی question نہیں ہوتا please۔

جناب اسپیکر: رخصت کی درخواستیں۔

سیکرٹری اسمبلی! رخصت کی درخواستیں پڑھیں۔

جناب طاہر شاہ کاکڑ (سیکرٹری اسمبلی): سردار کوہیار خان ڈومکی صاحب، انجینئر زمرک خان صاحب، جناب سنجے کمار صاحب اور جناب اشوک کمار صاحب نے آج کی نشست سے رخصت منظور کرنے کی درخواست کی ہے۔

جناب اسپیکر: آیا رخصت کی درخواستیں منظور کی جائیں؟

جناب اسپیکر: رخصت کی درخواستیں منظور ہوئیں۔

جناب اسپیکر: سرکاری کارروائی برائے قانون سازی۔

سر! point of public importance after agenda آپ تشریف رکھیں please۔

میر غلام قادر بگٹی اسکول آف ایکسیلینس نارتھ ڈیرہ بگٹی کا مسودہ قانون مسودہ 2026ء (مسودہ قانون نمبر 24 مصدرہ 2026ء) کا پیش کیا جانا۔

وزیر برائے محکمہ تعلیم، میر غلام قادر بگٹی اسکول آف ایکسیلینس نارتھ ڈیرہ بگٹی کا مسودہ قانون مصدرہ 2026ء (مسودہ قانون نمبر 24 مصدرہ 2026ء) پیش کریں۔

میر سرفراز احمد بگٹی (قائد ایوان): شکریہ جناب اسپیکر! کیونکہ آنریبل منسٹر صاحبہ نہیں ہیں تو میں اُنکے behalf پر۔

جناب اسپیکر: جی please۔

جناب قائدایوان: and it is a great honor to me کہ میرے والد صاحب کے نام پر یہ بن رہا ہے اور اُنہوں نے اِن کی شمع 1980ء میں پہلی دفعہ چھپر میں ایک اسکول بنایا تھا الحمدللہ آج وہ ایک school of excellence بننے جا رہا ہے تو this is a great honor for myself as well کہ میں اُس کو present کروں اگر منسٹر صاحبہ ہوتیں بھی تو شاید میں اُن سے request کرتا اور آپ سے کہ میں پیش کروں۔

جناب اسپیکر: ٹھیک ہے جی please۔

جناب قائدایوان: تو آپ کی اجازت سے مَیں سرفراز احمد بگٹی وزیر برائے محکمہ تعلیم کی جانب سے میر غلام قادر بگٹی اسکول آف ایکسیلینس نارتھ ڈیرہ بگٹی کا مسودہ قانون مصدرہ 2026ء (مسودہ قانون نمبر 24 مصدرہ 2026ء) پیش کرتا ہوں۔

جناب اسپیکر: میر غلام قادر بگٹی اسکول آف ایکسیلینس نارتھ ڈیرہ بگٹی کا مسودہ قانون مصدرہ 2026ء (مسودہ قانون نمبر 24 مصدرہ 2026ء) پیش ہوا۔ وزیر برائے محکمہ تعلیم، میر غلام قادر بگٹی اسکول آف ایکسیلینس نارتھ ڈیرہ بگٹی کا مسودہ قانون مصدرہ 2026ء (مسودہ قانون نمبر 24 مصدرہ 2026ء) کی بابت تحریک پیش کریں۔

جناب قائدایوان: مَیں سرفراز احمد بگٹی، وزیر برائے محکمہ تعلیم کی جانب سے تحریک پیش کرتا ہوں کہ میر غلام قادر بگٹی اسکول آف ایکسیلینس نارتھ ڈیرہ بگٹی کا مسودہ قانون مصدرہ 2026ء (مسودہ قانون نمبر 24 مصدرہ 2026ء) کو پیش کرنے کی بابت قاعدہ نمبر 84 اور 85(2) کے تقاضوں کو exempt قرار دیا جائے۔

جناب اسپیکر: تحریک پیش ہوئی۔

جناب اسپیکر: آیا تحریک منظور کی جائے؟

جناب اسپیکر: تحریک منظور ہوئی۔ لہٰذا میر غلام قادر بگٹی اسکول آف ایکسیلینس نارتھ ڈیرہ بگٹی کا مسودہ قانون مصدرہ 2026ء (مسودہ قانون نمبر 24 مصدرہ 2026ء) کو پیش کرنے کی بابت قاعدہ نمبر 84 اور 85(2) کے تقاضوں کو exempt قرار دیا جاتا ہے۔ وزیر برائے محکمہ تعلیم، میر غلام قادر بگٹی اسکول آف ایکسیلینس نارتھ ڈیرہ بگٹی کا مسودہ قانون مصدرہ 2026ء (مسودہ قانون نمبر 24 مصدرہ 2026ء) کی بابت اگلی تحریک پیش کریں۔

جناب قائدایوان: مَیں سرفراز احمد بگٹی، وزیر برائے محکمہ تعلیم کی جانب سے تحریک پیش کرتا ہوں کہ میر غلام قادر بگٹی اسکول آف ایکسیلینس نارتھ ڈیرہ بگٹی کا مسودہ قانون مصدرہ 2026ء (مسودہ قانون نمبر 24 مصدرہ 2026ء) کو فی الفور زیر غور لایا جائے۔

جناب اسپیکر: تحریک پیش ہوئی۔

جناب اسپیکر: آیا تحریک منظور کی جائے؟

جناب اسپیکر: تحریک منظور ہوئی۔لہٰذا میر غلام قادر بگٹی اسکول آف ایکسیلینس نارتھ ڈیرہ بگٹی کا مسودہ قانون مصدرہ 2026ء(مسودہ قانون نمبر 24 مصدرہ 2026ء) کو فی الفور زیر غور لایا جاتا ہے۔وزیر برائے محکمہ تعلیم، میر غلام قادر بگٹی اسکول آف ایکسیلینس نارتھ ڈیرہ بگٹی کا مسودہ قانون مصدرہ 2026ء(مسودہ قانون نمبر 24 مصدرہ 2026ء) کی بابت اگلی تحریک پیش کریں۔

جناب قائد ایوان: مَیں سرفراز احمد بگٹی، وزیر برائے محکمہ تعلیم کی جانب سے تحریک پیش کرتا ہوں کہ میر غلام قادر بگٹی اسکول آف ایکسیلینس نارتھ ڈیرہ بگٹی کا مسودہ قانون مصدرہ 2026ء(مسودہ قانون نمبر 24 مصدرہ 2026ء) کو منظور کیا جائے۔

جناب اسپیکر: تحریک پیش ہوئی۔

جناب اسپیکر: آیا تحریک منظور کی جائے؟

جناب اسپیکر: تحریک منظور ہوئی۔لہٰذا میر غلام قادر بگٹی اسکول آف ایکسیلینس نارتھ ڈیرہ بگٹی کا مسودہ قانون مصدرہ 2026ء(مسودہ قانون نمبر 24 مصدرہ 2026ء) منظور ہوا۔۔(ڈیسک بجائے گئے)

جناب اسپیکر: ایوب بلیدی ماڈل سیکنڈری اسکول بلیدہ ضلع کیچ کا مسودہ قانون مصدرہ 2026ء (مسودہ قانون نمبر 25 مصدرہ 2026ء) کا پیش کیا جانا۔

وزیر برائے محکمہ تعلیم، ایوب بلیدی ماڈل سیکنڈری اسکول بلیدہ ضلع کیچ کا مسودہ قانون مصدرہ 2026ء(مسودہ قانون نمبر 25 مصدرہ 2026ء) پیش کریں۔جی جی please۔

جناب بخت محمد کاکڑ (وزیر محکمہ صحت): مَیں بخت محمد کاکڑ، وزیر برائے محکمہ تعلیم کی جانب سے ایوب بلیدی ماڈل سیکنڈری اسکول بلیدہ ضلع کیچ کا مسودہ قانون مصدرہ 2026ء(مسودہ قانون نمبر 25 مصدرہ 2026ء) پیش کرتا ہوں۔

(اذان عصر)

جناب اسپیکر: لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ مُحَمَّدٌ رَسُوْلُ اللّٰہ ۔ایوب بلیدی ماڈل سیکنڈری اسکول بلیدہ ضلع کیچ کا مسودہ قانون مصدرہ 2026ء(مسودہ قانون نمبر 25 مصدرہ 2026ء) پیش ہوا، وزیر برائے محکمہ تعلیم کی جانب سے ایوب بلیدی ماڈل سیکنڈری اسکول بلیدہ ضلع کیچ کا مسودہ قانون مصدرہ 2026ء(مسودہ قانون نمبر 25 مصدرہ 2026ء) کی بابت اگلی تحریک پیش کریں۔

وزیر محکمہ صحت: مَیں بخت محمد کاکڑ، وزیر برائے محکمہ تعلیم کی جانب سے ایوب بلیدی ماڈل سیکنڈری اسکول بلیدہ ضلع کیچ

کا مسودہ قانون مصدرہ 2026ء (مسودہ قانون نمبر 25 مصدرہ 2026ء) کو پیش کرنے کی بابت قاعدہ 84 اور قاعدہ 85(2) کے تقاضوں کو exempt قرار دیا جائے۔

جناب اسپیکر: تحریک پیش ہوئی۔

جناب اسپیکر: آیا تحریک منظور کی جائے؟

جناب اسپیکر: تحریک منظور ہوئی۔لہٰذا ایوب بلیدی ماڈل سیکنڈری اسکول بلیدہ ضلع کیچ کا مسودہ قانون مصدرہ 2026ء (مسودہ قانون نمبر 25 مصدرہ 2026ء) کو پیش کرنے کی بابت قاعدہ 84 اور قاعدہ 85(2) کے تقاضوں کو exempt قرار دیا جاتا ہے۔ وزیر برائے محکمہ تعلیم، ایوب بلیدی ماڈل سیکنڈری اسکول بلیدہ ضلع کیچ کا مسودہ قانون مصدرہ 2026ء (مسودہ قانون نمبر 25 مصدرہ 2026ء) کی بابت اگلی تحریک پیش کریں۔

وزیر محکمہ صحت: مَیں بخت محمد کاکڑ، وزیر برائے محکمہ تعلیم کی جانب سے تحریک پیش کرتا ہوں کہ ایوب بلیدی ماڈل سیکنڈری اسکول بلیدہ ضلع کیچ کا مسودہ قانون مصدرہ 2026ء (مسودہ قانون نمبر 25 مصدرہ 2026ء) کو فی الفور زیر غور لایا جائے۔

جناب اسپیکر: تحریک پیش ہوئی۔

جناب اسپیکر: آیا تحریک منظور کی جائے؟

جناب اسپیکر: تحریک منظور ہوئی۔لہٰذا ایوب بلیدی ماڈل سیکنڈری اسکول بلیدہ ضلع کیچ کا مسودہ قانون مصدرہ 2026ء (مسودہ قانون نمبر 25 مصدرہ 2026ء) کو فی الفور زیر غور لایا جاتا ہے۔وزیر برائے محکمہ تعلیم، ایوب بلیدی ماڈل سیکنڈری اسکول بلیدہ ضلع کیچ کا مسودہ قانون مصدرہ 2026ء (مسودہ قانون نمبر 25 مصدرہ 2026ء) کی بابت اگلی تحریک پیش کریں۔

وزیر محکمہ صحت: مَیں بخت محمد کاکڑ، وزیر برائے محکمہ تعلیم کی جانب سے تحریک پیش کرتا ہوں کہ ایوب بلیدی ماڈل سیکنڈری اسکول بلیدہ ضلع کیچ کا مسودہ قانون مصدرہ 2026ء (مسودہ قانون نمبر 25 مصدرہ 2026ء) کو منظور کیا جائے۔

جناب اسپیکر: تحریک پیش ہوئی۔

جناب اسپیکر: آیا تحریک منظور کی جائے؟

جناب اسپیکر: تحریک منظور ہوئی۔لہٰذا ایوب بلیدی ماڈل سیکنڈری اسکول بلیدہ ضلع کیچ کا مسودہ قانون مصدرہ 2026ء (مسودہ قانون نمبر 25 مصدرہ 2026ء) منظور ہوا۔۔۔(ڈیسک بجائے گئے)

جناب اسپیکر: غیر سرکاری قراردادیں۔

مولانا صاحب کی طرف سے ایک قرارداد آئی ہے قرارداد نمبر 96 جو بلوچستان میں سرداری نظام کے حوالے سے تھی۔ مَیں نے مولانا صاحب کو جس دن یہ قرارداد اُنہوں نے اسمبلی سیکرٹریٹ میں جمع کروائی تھی ہم نے اُس کو ایجنڈے میں شامل نہیں کیا تھا پھر مولانا صاحب نے ہاؤس میں کھڑے ہو کے مجھ سے پوچھا کہ میں نے یہ قرارداد جمع کی تھی آپ نے اِس کو ایجنڈے میں نہیں لایا۔ میں نے اُن سے promise کی تھی کہ آپ کی یہ جو قرارداد ہے وہ موجودہ سیشن کے last day کے ایجنڈے پر ہوگا تو آج ہم نے اُس کو ایجنڈے میں شامل کیا ہے لیکن اِس دوران ہم نے اپنی معلومات جو کی ہیں وہ اُس قرارداد پر، چونکہ وہ قرارداد بنتی نہیں ہے اور وہ ایجنڈے پر آنا بھی نہیں چاہیے اُس کی وجوہات کیا ہیں وہ میں پڑھ کے سنا دیتا ہوں۔ آج کی اسمبلی نشست میں معزز رکن مولانا ہدایت الرحمٰن بلوچ بلوچستان اسمبلی کی جانب سے سرداری نظام سے متعلق پیش کردہ قرارداد نمبر 96 سے ایوان کو آگاہ کرنا چاہتا ہوں کہ اِس معاملے کے دستیاب قانونی و عدالتی ریکارڈ کا جائزہ لیا گیا جس سے یہ بات آشکار ہوئی کہ سرداری نظام کے خاتمے کی بابت پہلے ہی 1976، ایکٹ، "The System Sardari (Abolition) Act, 1976" کے نام سے پہلے ہی نافذ کیا گیا ہے جس کا اِطلاق پورے ملک پر ہوتا ہے۔ مزید براں سرداری نظام کے خلاف عدالت عالیہ بلوچستان کے PLD 2013 CP No 257/2012 اِسی طرح 1149/2017 اور نمبر CPs 458/2024 ہے یہ تینوں جس میں سرداری نظام کے خلاف واضح فیصلے موجود ہیں جس کے خلاف appeal پر وفاقی آئینی عدالت پاکستان نے مورخہ 6 مارچ 2026ء کو کیس CP LA229-A/2024 کے تحت عدالت عالیہ بلوچستان کے سرداری نظام کے خلاف فیصلوں کو برقرار رکھا ہے۔ مذکورہ بالا قانونی و عدالتی صورتِ حال کو مدنظر رکھتے ہوئے معزز رکن بلوچستان اسمبلی مولانا ہدایت الرحمٰن بلوچ کی جانب سے پیش کردہ قرارداد نمبر 96 نمٹائی جاتی ہے۔۔۔(مداخلت) جی سر! after the agenda قرارداد نمبر 96 ، disposed off۔ میر زابد علی ریکی صاحب آپ اپنی قرارداد نمبر 94 پیش کریں۔

میر زابد علی ریکی: بسم اللہ الرَّحمٰن الرَّحیم، جناب اسپیکر صاحب۔

جناب اسپیکر: جی please۔

میر زابد علی ریکی: ہر گاہ کہ ضلع واشک کا شمار بلوچستان کے پسماندہ ترین اضلاع میں ہوتا ہے اور اسے ہر دور میں بنیادی سہولیات کی فراہمی سے محروم رکھا گیا ہے۔ اس جدید دور میں بھی ضلع واشک کے عوام سڑکوں اور آمد و رفت کی مناسب سہولیات سے محروم ہیں۔ جس کے باعث انہیں شدید سفری مشکلات اور اذیت کا سامنا ہے۔ اس وقت ضلع واشک میں دالی تا ماشکیل 80 کلومیٹر اور دالی تا بسیمہ 40 کلومیٹر طویل سڑکیں انتہائی خستہ حال ہو چکی ہیں اور ان پر سفر کرنا عوام

کے لیے انتہائی دشوار ہو گیا ہے۔

لہٰذا یہ ایوان صوبائی حکومت سے سفارش کرتا ہے کہ وہ دالی تا ماشکیل 80 کلومیٹر اور دالی تا بسیمہ 40 کلومیٹر سڑکوں کی تعمیر و بحالی کو یقینی بنانے کے لئے عملی اقدامات اٹھائے تا کہ علاقے کے عوام کو بہتر اور محفوظ سفری سہولیات میسر آسکیں۔

جناب اسپیکر: قرارداد نمبر 94 پیش ہوئی۔ کیا محرک اپنی قرارداد کی admissibility کی وضاحت فرمائیں گے؟

میر زابد علی ریکی: Thank you جناب اسپیکر صاحب! آج کل آپکو پتہ ہے کمونیکیشن جس ضلع میں نہ ہو یا صوبے میں نہ ہو وہ ضلع یا وہ صوبہ ہر حوالے سے پیچھے ہے۔ for example جناب اسپیکر صاحب! یہ قرارداد میں لایا ہوں۔

جناب اسپیکر: honorable members please,order in the house house please

میر زابد علی ریکی: جناب اسپیکر صاحب! یہ قرارداد جو دالی ٹو واشک ہے واشک ہیڈ کوارٹر ہے بالکل خستہ حال ہے سفر کرنے کے قابل نہیں ہے۔ دوسرا جناب اسپیکر صاحب! دالی ٹو بسیمہ یہ وہ لنک روڈ ہے آپ کا خاران، دالی بسیمہ یہاں سے خضدار، خضدار سے پھر کراچی آپ کبھی چلے جاتے ہیں۔ کئی بار میں نے فنانس منسٹر سے بھی کہا ہے کہ آپ فنانس منسٹر ہیں یہ دالی ٹو ماشکیل، دالی ٹو بسیمہ یہ آپ چاہے خاران کے ہوں چاہے چاغی کے ہوں، یہ شارٹ کٹ راستہ ہے آپ کے دالبندین کے بندے بھی خاران آتے ہیں اگر دالبندین نوکنڈی جانا چاہیں کراچی کا جناب اسپیکر صاحب! وہ کوئٹہ نہیں آتے ہیں، وہ وہاں سے سیدھا خاران، خاران سے دالی، بسیمہ، خضدار، خضدار سے سیدھا شارٹ کٹ راستہ ہے، یہ کراچی جاتا ہے۔ مگر ابھی تک یہ پورشن اسی طرح رہ گیا ہے۔ تو اسی طرح آپ کا واشک دالی ہے وہ بھی اسی طرح رہ گیا ہے۔ جناب اسپیکر صاحب! اپوزیشن کا کام ہے اسمبلی میں قرارداد لانا اور گورنمنٹ کو نشاندہی کروانا۔ ابھی جناب اسپیکر! کمونیکیشن منسٹر یہاں نہیں ہے، پی اینڈ ڈی کا منسٹر ظہور بلیدی صاحب یہاں نہیں ہیں، کہ کم از کم یہ اسی سے تعلق رکھتا ہے۔ جناب اسپیکر صاحب! آج کل آپ کو پتہ ہے کہ جہاں کمونیکیشن کا نظام نہیں ہوگا اُس علاقے میں کوئی جا بھی نہیں سکتا۔ اسی طرح ایک این ایچ اے کا روڈ تھا نوکنڈی ماشکیل 2020ء پر ائم منسٹر عمران خان کے دور میں ہوا تھا جناب اسپیکر صاحب! اب 2026ء ہے ابھی تک اس کا میرے خیال سے 15 یا 20 کلومیٹر بلیک ٹاپ ہوا ہے کنٹریکٹر نے میرے خیال سے پانچ یا چھ ارب اس سے نکالے ہوئے ہیں۔ کام اسی طرح سے رہ گیا ہے جناب اسپیکر صاحب! تو اس طرح فارغ المثال کراچی سے آتے ہیں خضدار، خضدار سے آتے ہیں کوئٹہ، کوئٹہ سے پھر چمن تو خدا کرے اس دن پر ائم منسٹر نے کہا کہ ڈیڑھ دو سال میں complete کریں گے۔ اگر اس طرح یہ complete ہوا تو بہت بہتر ہے کم از کم باقی صوبوں میں موٹروے ہے کم از کم ہمیں 80 یا 100 سال کے بعد اگر ہمیں یہ روڈ مل جائے جسے قاتل روڈ کہتے ہیں وغیرہ وغیرہ تو جناب اسپیکر صاحب! عوام کی سہولت عوام کا آنا جانا اس سے بہت بہتر ہوگا ہمارے جتنے colleague ہیں،

سی ایم صاحب بھی بیٹھے ہیں تو اس قرارداد کو لانے کا مقصد یہی ہے کہ یہ دو روڈ ہیں یہ اسمبلی سے approve ہو جائیں اور next پی ایس ڈی پی میں ان شاء اللہ، اللہ نے زندگی دی تو ان کو ڈال دیا جائے کم از کم وہاں علاقے کے لوگوں کی آمدورفت صحیح ہو جائے۔ تو جناب اسپیکر صاحب! اسی حوالے۔۔۔

جناب اسپیکر: میں آپ کو یہ تجویز دوں؟

میر زابد علی ریکی: جی جناب اسپیکر صاحب۔

جناب اسپیکر: سر! یہ آپ کا ایک روڈ ہے 80 کلومیٹر اور دوسرا 40 کلومیٹر۔ یعنی ٹوٹل 120 کلومیٹر بنتے ہیں۔ 120 کلومیٹر روڈ اگر آپ پی ایس ڈی پی میں ڈالتے بھی ہیں تو اس کی جو حکومت سے releases آئیں گی تقریباً یہ دس، پندرہ سال میں مکمل نہیں ہوگا۔ اگر آپ آنریبل چیف منسٹر صاحب سے ملیں اور ان کو کسی طرح next آنے والے پی ایس ڈی پی میں فیڈرل گورنمنٹ سے request کرتے ہیں اور فیڈرل گورنمنٹ اس کو ایک جگہ پر پیسے دے دے تو میرے خیال میں وہ آپ کے لیے آسانی ہو جائے گی۔

میر زابد علی ریکی: بالکل جناب اسپیکر صاحب! آپکی بات صحیح ہے اگر Provincial Assembly میں کیا بجٹ کم ہے، تو اس کو فیڈرل پی ایس ڈی پی میں ڈالا جائے میں سی ایم صاحب سے ملوں گا اس حوالے سے کیونکہ آپ کو پتہ ہے فیڈرل میں تو سننے والا کوئی نہیں ہے یہاں سے بہت سی قراردادیں گئی ہیں جناب سی ایم صاحب سے request بھی کریں گے، اس کے آفس بھی جائیں گے کیونکہ سر! ہمارے علاقے کا حق ہے ہم اپنی نشاندہی کریں گے۔

جناب اسپیکر: done

میر زابد علی ریکی: سر! باقی کرنے والی اللہ کی ذات ہے۔

جناب اسپیکر: ٹھیک ہے thank you sir,thank you Sir آیا قرارداد جی ڈاکٹر صاحب۔

ڈاکٹر عبدالمالک بلوچ: اسپیکر صاحب! آپ کی اور چیف منسٹر صاحب کی توجہ چاہتا ہوں۔ اس وقت اسپیکر صاحب! بلوچستان میں جتنے کام این ایچ اے کے پاس ہیں وہ سارے بند ہیں۔

جناب اسپیکر: سر! یہ تو نہ کہیں ہماری سائیڈ پر جو این ایچ اے کا کام ہے چمن ٹو کوئٹہ، وہ تو بڑے زور و شور سے جاری ہے۔

ڈاکٹر عبدالمالک بلوچ: سر! آپکی بات بھی ٹھیک ہے لیکن ژوب والا بھی بند ہے۔ آپ میری تھوڑی سی گزارش سنیں۔

جناب اسپیکر: جی جی سر!

ڈاکٹر عبدالمالک بلوچ: جتنے roads ہیں یہ سارے بند ہیں اُس کی بنیادی وجہ چیف منسٹر صاحب! ایک دو ہیں میں آپ سے گزارش کر لیتا ہوں کہ فیڈرل گورنمنٹ نے تو قسم کھائی ہے کہ بلوچستان کے لوگوں کو کسی کو

پروجیکٹ ڈائریکٹر نہیں لگانا ہے جتنے پروجیکٹ ڈائریکٹر ہیں اگر آپ اُن کو دیکھیں اِکا دُکا چھوڑ کر باقی سارے بلوچستان کے نہیں ہیں۔ دوسری بات یہ ہے کہ اسپیکر صاحب! FW اپنی من مانی tender لیتا ہے لیکن پھر وہ submit کرتا ہے۔ جتنے road submit کیے ہیں کہیں پر law and order کا وہ بہانہ بناتا ہے کہیں پر کیا حالانکہ بہت سی ایسی جگہوں میں مَیں سمجھتا ہوں کہ law and order کا problem نہیں ہے۔ اس وقت 700 billion جو ہماری allocation تھی اس میں صرف 50 billion روپے اُس نے issue کیے ہیں شاید۔ اب یہ پیسے رکھتے ہیں لیکن law and order کا بہانہ کر کے پھر واپس لے جاتے ہیں۔ میں سی ایم صاحب! آپ سے گزارش کرتا ہوں کہ آپ NHA کے ذمہ داروں کو بلائیں یا پرائم منسٹر صاحب سے بات کر لیں کہ اِس طرح سے تو بلوچستان کے جتنے بھی roads ہیں اگر آپ اُن کی briefing لے لیں اِکا دُکا روڈ کو چھوڑ کے باقی تمام روڈ ویسے برباد ہیں۔ یہی صرف پنجگور تربت روڈ یہ بھی law and order خراب تھا، ابھی بن گیا سوراب تک بن گیا ابھی یہ جو کولپور اور پنجرہ پل والا روڈ ہے یہ بھی بن گیا ہے۔ جہاں کہیں آپ کے، جو لوگ ہیں وہ آتے ہی نہیں ہیں جتنے آپ کے پروجیکٹ ڈائریکٹر ہیں وہ یا اسلام آباد میں بیٹھے ہیں یا کراچی میں بیٹھے ہیں بلوچستان میں بالکل نہیں آتے ہیں سی ایم صاحب! آپ مہربانی کریں بہت اہم issue ہے اس پر آپ action لے لیں۔

میر سرفراز احمد خان بگٹی (قائد ایوان): شکریہ جناب اسپیکر! مَیں اِس کو تھوڑا۔۔۔ (مداخلت)۔

جناب اسپیکر: let him speak وہ اِسکی نشاندہی کریگا انشاءاللہ۔ جی سر!

جناب قائد ایوان: جناب اسپیکر! مَیں ڈاکٹر صاحب کی ایک بات کو on the record جو ہے وہ second کرنا چاہتا ہوں کہ FWO کے ساتھ جو ہمارے projects چل رہے ہیں گورنمنٹ آف بلوچستان کے ہمارا بڑا بُرا experience ہے اُن کے ساتھ despite the fact کہ ہماری جو expectation ہے FWO کے ساتھ وہ بہت different ہے۔ وہ کیا ہے؟ کہ دو چیزیں تھیں جن کی بنیاد پر گورنمنٹ آف بلوچستان نے اِس سے پہلے بھی پچھلی حکومتوں نے بھی اور موجودہ حکومت نے بھی کہ ایک تو وہ quality کی بات کرتے ہیں کیونکہ بندہ کہتا ہے کہ یار یہ کوئی بہتر contractors ہوں گے کیونکہ ایک organized قسم کی organization ہے اور ہماری یہ expectation ہمیشہ سے رہی ہے کہ وہ بہتر کام کریں گے۔ تو میرا 2018 personal experience onward ہمارے علاقے کا ایک روڈ ہے اُس کا بہت بُرا حال ہے اب پھر خیر اُس کے بعد جب ہم نے حکومت سنبھالی تو اُس وقت کے سیکرٹری صاحب موجودہ سیکرٹری صاحب اور honorable minister C&W نے اُس پر بہت محنت کی لال جان جعفر صاحب نے، سلیم کھوسہ صاحب نے اور بابر صاحب نے کچھ اُس کی شکل بہتر کرنے کی پھر ہم نے

مند سے تربت روڈ جو ہے G to G without tenders اُن کو دیا۔ مقصد کیا ہے FWO کو projects دینے کا؟ ایک یہ مسئلہ ہے کہ شاید وہ quality کو بہتر رکھ سکیں یہ ہمارے پیچھے back of the mind پوری گورنمنٹ کا ہوتا ہے اور اِسی طرح دوسرا وہ یہ ہوتا ہے کہ ان کے جو security issues ہیں because security forces کے ساتھ اُن کا liaison بہتر ہوتا ہے تو یہ دو مقاصد ہیں جن پر بغیر tender کے G to G ہم اُن کو projects دیتے ہیں اور with all due appologies to everyone ہمیں بلوچستان کے لوگوں کو honestly بتانا پڑے گا کہ FWO کی جو progress ہے وہ اِنتہائی ناقص رہی ہے بلوچستان کے کیس میں اور وہ اِسی طرح آگے sublet کرتے رہتے ہیں۔

(اس موقع پر معزز اراکین اسمبلی نے ڈیسک بجائے)

جناب قائد ایوان: تو لہٰذا یہ ایوان پورے کا پورا مَیں سمجھتا ہوں اِس بات پر متفق ہے کہ جہاں جہاں FWO کو کام ملا ہے وہاں اُن کی performance جو ہے وہ poor رہی ہے اور یہ ہم سب اس کو اِس forum کے توسط سے یقیناً آج national media میری یہ بات اُٹھائے گا بھی اور مجھے اِس پر کوئی regret نہیں ہے وہ ایک working construction company ہے اور ہمارا یہ right بنتا ہے being the representatives of the people of this province کہ آپ کو کام اسی لیے دیے جاتے ہیں کہ آپ quality ensure کریں timely کام complete کریں اور security کا آپ کا liaison کیونکہ آپ کے اپنے آفیسرز لگے ہوئے ہیں تو اچھا ہوگا، آپ اِن تینوں میں بری طریقے سے fail ہوئے ہیں۔ ہمیں مند روڈ پر اصغر صاحب! اگر آپ کو یاد ہو ڈاکٹر صاحب بھی تھے، ہمیں کیا time frame دیا تھا اِن کو ختم کرنے کے لیے؟ ایک سال کا غالباً مَیں غلط نہ ہوں floor on the house؟ ڈاکٹر صاحب! آپ کو یاد ہے؟ مند تربت روڈ پر اُنہوں نے کیا کہا تھا کتنے عرصے میں ختم کریں گے۔

ڈاکٹر عبدالمالک بلوچ: سر! آپ سے کہا تھا کہ ہم دس مہینے میں کریں گے مَیں سمجھتا ہوں اُسی جگہ پر ہے۔ آپ لوگوں کو بلا کے کہہ رہا ہے کہ آپ ٹینڈر لے لیں جو پیٹی ہو وہ ٹھیکیدار کے طور پر کام کریں اور ہمارے ایک ایسے آدمی کو دیا ہے 35 کلومیٹر اصغر کو پتہ ہے اس نے ابھی تک ایک کلومیٹر نہیں بنایا ہے۔

جناب قائد ایوان: تو جناب اسپیکر! یہ تو personal experience دو roads کا میں نے آپ کو بتا دیا کہ ایک وہ جواب وہ تباہ کر کے چلے گئے وہ تو thanks God ہم نے اُن سے لے لیا پھر ایک اور company کو دیا وہ اب کام کر رہی ہے۔ تو لہٰذا یہ تو ہمارے سامنے ہے کہ ایک Chief executive of the province with

all his members of the parliament of that division جھاؤ، بیلہ روڈ وہ کور کمانڈر صاحب جو پرانے تھے اُنہوں نے push کر کے، تھوڑا بہت اُس کو improve کرنے کی کوشش کی۔ so that the experience is very bad باقی پاکستان میں اُن کا کیسا experience ہے, God knows N-25 پر اُن کی performance قدرے بہتر ہے لیکن یہ جو آگے پیٹی ٹھیکیداروں کو ہی دینا ہے۔ تو جناب! پھر ہمیں ہی پہلے کہہ دیا کریں ہم آگے اپنے بلوچستان کے پیٹی ٹھیکیداروں کو ہی دے دیا کریں گے۔ تو یہ کیا بات ہوئی؟

جناب اسپیکر: ایسا ہی ہے۔

جناب قائد ایوان: so یہ ایوان آپ کے توسط سے وہ سن رہے ہوں گے اُن کے جنرل صاحب یا جو اُن کے incharge ہیں کہ ایک province کا Chief executive آپ کی performance سے satisfy نہیں ہے۔ یہ August House آپ کی performance سے satisfy نہیں ہے۔ باقی جہاں تک NHA کے roads ہیں ٹھیک ہے کہیں جو security کے issues بھی ہیں وہ بھی ہمیں دیکھنے ضرور پڑیں گے اور یہ بھی دیکھنا پڑے گا کہ جو security کے challenges ہیں کہ یہ وہ لوگ ہیں جو بلوچ قوم پرستی کے نام پر بلوچ قوم پرستی سے اُن کا کوئی تعلق نہیں ہے یہ وہ لوگ ہیں جو بلوچ کا نام لیتے ہیں اور ہماری سڑکیں بننے نہیں دیتے ہیں۔ ہماری existing bridges اُڑا رہے ہیں اِس پر کس نے travel کرنا ہے؟ فوج نے کب travel کرنا ہے یا کسی لاہور کے پنجابی نے کب travel کرنا ہے؟ مَیں نے جناب اسپیکر! آپ نے بلوچستان کے عام لوگوں نے travel کرنا ہے۔ وہ construction companies کو نشانہ بناتے ہیں اُن کے لوگوں کو شہید کرتے ہیں اِس کی بھی یہ August House اُسی انداز میں مذمت کرتا ہے جس انداز میں ہم FWO کی quality کا جو کام نہیں ہے اُس کی مذمت کر رہے ہیں۔ اور یہ August House یہ سمجھتا ہے کہ یہ جو development کے projects ہیں یہ بلوچستان کے عام بلوچستانی کی بہتری کے لیے ہیں عام بلوچستانی کی development کے لیے ہیں عام بلوچستانی کی جو زندگی ہے اُس کی زندگی کو بہتر بنانے کے لیے ہیں۔ اُن construction companies پر حملے کر کے وہ لوگ یہ ثابت کر رہے ہیں جو مَیں day first سے یہ کہہ رہا ہوں کہ یہ بلوچ کے خیر خواہ نہیں ہیں یہ بلوچ کو ایک لاحاصل جنگ میں ڈال رہے ہیں اور اِس سے کچھ حاصل نہیں ہوگا سوائے بلوچ under develop رہے گا۔ لہٰذا دونوں طرف اگر وہ جو کر رہے ہیں اُس کی بھی مذمت کر رہے ہیں۔ اور اِس طرف سے FWO کی جو poor quality ہے poor performance ہے اُس کی بھی شدید الفاظ میں ہم مذمت کر رہے ہیں۔۔۔ (مداخلت)۔

جناب اسپیکر: سر! گزارش یہ ہے کہ سی ایم صاحب نے disposed off کر دی ہے اِس کو آپ مہربانی کر کے

تشریف رکھیں۔۔۔(مداخلت) آپ کو موقع دونگا۔مَیں نے نوٹ کیا ہے آپ کا نام۔آیا قرارداد نمبر 94 منظور کی جائے؟

جناب اسپیکر: قرارداد نمبر 94 منظور ہوئی۔

جناب اسپیکر: محترمہ شاہدہ رؤف صاحبہ! آپ اپنی قرارداد نمبر 97 پیش کریں۔وہ چونکہ یہاں نہیں ہیں اُن کی قرارداد کو defer کررہے ہیں۔جناب اصغر علی ترین صاحب! آپ اپنی قرارداد نمبر 98 پیش کریں۔

جناب اصغر علی ترین: شکریہ جناب اسپیکر **قرارداد نمبر 98**۔ہرگاہ پشین صوبہ بلوچستان کا ایک گنجان اور اہم ضلع ہے جہاں یونیورسٹی آف بلوچستان کے سب کیمپس سے محدود سہولیات کے ساتھ ہزاروں طلبا وطالبات اعلیٰ تعلیم کے زیور سے آراستہ ہورہی ہیں۔واضح رہے کہ ضلع پشین کی آبادی تقریباً 10 لاکھ نفوس سے زائد ہے لیکن مکمل یونیورسٹی نہ ہونے کی وجہ سے علاقے کے طلبا وطالبات کو اعلیٰ تعلیم کے حصول کے لیے کوئٹہ اور صوبے کے دیگر شہروں میں جانا پڑتا ہے جس کی وجہ سے غریب طلبا وطالبات کے پاس وسائل نہ ہونے کی بنا وہ اعلیٰ تعلیم حاصل کرنے سے محروم رہ جاتے ہیں۔لہٰذا یہ ایوان صوبائی حکومت سے سفارش کرتا ہے کہ ضلع پشین میں موجود یونیورسٹی آف بلوچستان کے سب کیمپس کو مکمل یونیورسٹی کا درجہ دینے اور اِس کے ساتھ مطلوبہ فنڈز اور اسٹاف کی فراہمی کو یقینی بنانے کے لیے عملی اقدامات کرے تاکہ ضلع پشین کے غریب طلبا وطالبات بھی اعلیٰ تعلیم سے مستفید ہوسکیں۔

جناب اسپیکر: قرارداد نمبر 98 پیش ہوئی۔کیا محرک اپنی قرارداد کی admissibility کی وضاحت فرمائیں گے؟

جناب اصغر علی ترین: جناب اسپیکر صاحب! ہمارا پشین آپ کو پتہ ہے کہ ایک گنجان آبادی والا ضلع ہے جب ضلع برشور پشین کا حصہ تھا تو اس کی تقریباً ساڑھے بارہ تیرہ لاکھ آبادی تھی اور اُس کے ساتھ ساتھ آپ کو پتہ ہے کہ قلعہ عبداللہ بھی پشین کے ساتھ ایک بارڈر رکھتا ہے اور چمن بھی قلعہ عبداللہ کے ساتھ بارڈر رکھتا ہے اور ساتھ قلعہ سیف اللہ بھی تقریباً بارڈر رکھتا ہے تو بہت بڑی آبادی ہوجاتی ہے۔اور اگر میں آپ کو اعداد وشمار بتاؤں جناب اسپیکر صاحب! موجودہ اس وقت پورے بلوچستان میں تقریباً بارہ یونیورسٹیاں ہیں اور اسکے sub-campuses 16 ہیں اور اگر سرکاری آپ colleges کی بات کریں female اور male دونوں کو ملا کے تقریباً 140 بنتے ہیں پورے بلوچستان کے۔۔۔

جناب اسپیکر: جی سر! please۔

جناب اصغر علی ترین: گوادر سے ژوب تقریباً اِس کے درمیان جو ہائی اسکول کی تعداد جناب اسپیکر صاحب! تقریباً 1200 ہے۔یہ میں آپ کو اعداد وشمار سے آگاہ کررہا ہوں۔یہ جو colleges سے ہمارے students سالانہ جو فارغ ہوتے ہیں تعلیم حاصل کر کے یہ 93 ہزار کے لگ بھگ ہیں اور اگر میں اپنی پشین کی بات کروں تو پشین میں بوائز، گرلز کالج تقریباً یہ ملا کے 3 ہزار 480 اسٹوڈنٹس ان کالجوں سے تعلیم حاصل کر کے پھر آگے یونیورسٹی کی طرف یہ رخ

کرتے ہیں جناب اسپیکر صاحب! ابھی موجودہ جو پشین ہے ہم سب کیمپس کی بات کر رہے ہیں انکی تعداد بلوچستان میں 1124 یا 1125 ہے اور جناب اسپیکر صاحب! اگر ہم یہاں باقی یونیورسٹیز کی بات کریں جب پنجگور یونیورسٹی تعمیر ہونے جارہی تھی تو اسکی تعداد 600 تھی اسکے ساتھ ساتھ اگر گوادر کی بات کی جائے انکی تعداد 500 تھی آپ اگر بات کرتے ہیں شہید سکندر یونیورسٹی خضدار کی اسکی بھی ابھی opening ہونی ہے ابھی اس کی تعداد اسی کے لگ بھگ ہے یونیورسٹی آف مکران جب یہ ڈویلپ ہوئی جب یہ چلی تو اسکی تعداد بھی 640 یا 700 کے لگ بھگ تھی ابھی کافی حد تک پہنچ گئی ہے اگر میر چاکر خان رند کی بات کی جائے 2018ء میں estlibsh ہوئی ہے جو ابھی اس کی تعداد present میں بتا رہا ہوں وہ تقریباً 900 ہے تو ہمارے جو موجودہ سب کیمپس کی تعداد ہے پشین کی وہ تقریباً 11 سو 25 ہے تو جناب اسپیکر صاحب! اب وہاں اتنی بڑی گنجان آبادی ساتھ قلعہ عبداللہ، چمن، قلعہ سیف اللہ اور ساتھ برشوران سب کو ملا کے اتنی بڑی آبادی بن جاتی ہے تو اسکے لئے ہماری گورنمنٹ سے request ہے کہ ہمارے بچے یہاں کالجز سے فارغ ہوتے ہیں تو کسی کے پاس کوئی فنڈ کا ایشو ہوتا ہے پیسوں کا ایشو ہوتا ہے کسی کے پاس پیسے نہیں ہوتے ہیں کسی کے پاس trevel کا ایشو ہوتا ہے بالخصوص بچیوں کے حوالے سے کہ وہ وہاں پشین سے قلعہ عبداللہ چمن سے trevel کر کے آتی ہیں یہاں بلوچستان یونیورسٹی میں یہاں سے پھر وہاں واپس جاتی ہیں یہاں انکے لئے رہائش کا مسئلہ ہوتا ہے تو پھر وہ یہ یونیورسٹی کی تعلیم سے محروم ہو جاتی ہیں بچے گھر بیٹھ جاتے ہیں چونکہ آنے جانے trevel کا مسئلہ ہوتا ہے یا بچیاں بالخصوص جب پڑھنے یہاں آتی ہیں ان کی یہاں accommodation نہیں ہوتی ہے جو والدین اپنی بچیوں سی کہتی ہیں کہ ہم آپ کو permission نہیں دیتے ہیں تو جناب اسپیکر صاحب! پشین کی ایک بہت بڑی آبادی ہے اس کے ساتھ اگر قلعہ عبداللہ اور چمن کو ڈالا جائے اور ابھی جو 1124-1125 سب کیمپس کی جو تعداد ہے وہ ان یونیورسٹیوں سے زیادہ ہے پنجگور، گوادر، مکران اور چاکر خان یونیورسٹی جب یہ تعمیر ہیں ان سے دوگنا ہے کم نہیں ہے تو ہماری یہ request ہے کہ جتنے بھی یہاں کالجز ہوں گے یا سب کیمپس ہیں پشین کے سب کیمپس کو یونیورسٹی کا درجہ دیا جائے تاکہ جو پشین کی بچیاں، بچے ہیں جو یونیورسٹی لیول تک آجاتے ہیں وہ تعلیم حاصل کریں ساتھ قلعہ عبداللہ، چمن اور قلعہ سیف اللہ بھی قریب ہو جائیں گے اور یہ ایجوکیشن کے حوالے سے ایک بہت بڑا اقدام ہوگا گورنمنٹ ہمیں سپورٹ کرے اس پر ہمیں فنڈ دے اور یہ تعمیر کریں۔ زمین ہم لوگ free of cost دیں گے ان سے کچھ نہیں لیں گے لیکن اگر ایچ ای سی یا فیڈرل گورنمنٹ سے یا پراونشل گورنمنٹ سے یہ یونیورسٹی بنانے میں ہماری مدد کریں گے تو انشاءاللہ میرے خیال سے یہ جو بچے ہیں جو کالجز پاس کرنے کے بعد یونیورسٹی جانے سے محروم ہو جاتے ہیں ان کو فائدہ ملے گا اور بہتری آئے گی یہاں بچے تعلیم حاصل نہیں کر سکتے ہیں انکا رجحان آجائے گا وہ تعلیم کی طرف رجحان کریں گے تو یہ میری ہاؤس سے

request ہے اس کو منظور کیا جائے اور گورنمنٹ سے میری یہ request ہے کہ اسکے لئے فی الفور ہنگامی اقدامات کیے جائیں تا کہ پشین اور قلعہ عبداللہ اور پشتون بیلٹ میں جتنے علاقے ہیں تقریباً ان کو ایک اچھی یونیورسٹی کا ایک اچھا ماحول مل جائے گا۔Thank you

جناب اسپیکر: Thank you

سید ظفر علی آغا: شکریہ جناب اسپیکر! یہ بہت اہمیت کی حامل قرارداد ہے میں سمجھتا ہوں کہ یہ ہمارے وقت کی ضرورت بھی ہے یونیورسٹی بنانا ہمارے ہاں اب پشین ڈویژن ہو چکا ہے اور اصغر ترین صاحب نے اس کو بڑی detial سے آپ کو فگرز بھی بتائے ہیں اور باقی یونیورسٹیز کی تعداد بھی بتائی ہے جناب اسپیکر! یہاں ہمارے پشین میں جو سب کیمپس ہے وہاں جو انتظامات ہیں یونیورسٹی کے حوالے سے اسکی حالت زار وہاں ایک قوم بستی ہے بٹے زئی انہوں نے بہت بڑی زمین گورنمنٹ آف بلوچستان کو دی ہے اور بالخصوص ضلع پشین کو دی ہے میں سمجھتا ہوں کہ اس زمین سے ہم فائدہ اٹھائیں اور اس قرارداد کو اگر آج ہم اس ایوان کے through پاس کریں اور اس پر گورنمنٹ آف بلوچستان سی ایم میر سرفراز بگٹی صاحب سے بالخصوص میں request کرنا چاہتا ہوں کہ اس یونیورسٹی میں ہماری مدد کی جائے اور یہ ایک ایسی یونیورسٹی انشاءاللہ بنائی جائے گی کہ چمن، قلعہ عبداللہ، اور برشور سے لیکر اور جتنے بھی اضلاع اس ڈویژن کے ساتھ plug ہیں یہ بچے اس سے مستفید ہوں گے اور دور دراز علاقوں سے آتے ہوئے کوئٹہ پہنچتے ہوئے اور یہاں ہاسٹلز اور کمروں کا نہ ہونا یعنی اسٹوڈنٹس کے لئے بہت سی مشکل میں ہوتے ہیں آپ جناب سے بھی گزارش ہے کہ آپ اس پر بھی تھوڑا گورنمنٹ اور ہمارے ساتھ کیونکہ زمرک خان اچکزئی، اصغر خان ترین، اسفندیار کاکڑ میں اور باقی جتنے بھی ممبران ہمارے ساتھ اسمیں آتے ہیں میں کہتا ہوں کہ آپ بھی ہمارا ساتھ دیں کہ پشین ڈویژن میں ایک یونیورسٹی بن جائے اور اس قرارداد کے ذریعے میں آپ سے request کرتا ہوں۔

جناب اسپیکر: ٹھیک ہے

سید ظفر علی آغا: میں آپ سے request کروں گا کہ اس قرارداد میں سب کے نام ڈالے جائیں۔

جناب اسپیکر: ٹھیک ہے ٹھیک ہے میں پوچھ لیتا ہوں۔

سید ظفر علی آغا: ان دوستوں کا اسفندیار خان کاڈاکٹر صاحب باقی سب کے نام ڈال دیے جائیں۔Thank you

جناب اسپیکر: جی اسفندیار کاکڑ صاحب۔

جناب اسفندیار خان کاکڑ (پارلیمانی سیکرٹری محکمہ اربن پلاننگ اینڈ ڈویلپمنٹ): بہت شکریہ جناب اسپیکر! میں محترم اصغر علی ترین صاحب کی اس قرارداد کی بھرپور حمایت کرتا ہوں اور اس میں ایک چیز add کرتا ہوں بالکل

سید ظفر آغا صاحب نے صحیح فرمایا پشین ایک گنجان علاقہ ہے اور ایک سینٹر ہے بلکہ پشین میں ایک میڈیکل کالج کا ابھی اگر قیام ہو جائے تو بہت ہی ضروری ہے (ڈیسک بجائے گئے) کیونکہ چمن، قلعہ عبداللہ، قلعہ سیف اللہ اور کوئٹہ کے قریب ہے اور یہاں کے اکثر اس طرح کے لوگ ہیں ان کا آنا جانا permanent ہوگا ڈویژنل ہیڈ کوارٹر ہے تو اس اسمبلی کے توسط سے آپ اور سارے ارکان سے یہ گزارش ہے کہ اس قرارداد کی بھرپور حمایت کی جائے اور اس کا انعقاد بہت ضروری ہے۔ بہت شکریہ۔

جناب اسپیکر: Thank you جی حاجی محمد خان صاحب۔

حاجی محمد خان لہڑی (پارلیمانی سیکرٹری محکمہ ایکسائز اینڈ ٹیکسیشن): دوست جو قرارداد یونیورسٹی کیمپس کے حوالے سے لے آئے ہیں اور اس حوالے سے کہ نصیر آباد میں بھی ہماری زرعی یونیورسٹی کا ایک کیمپس ہے تو اس کو بھی اسی کے ساتھ یونیورسٹی کا درجہ دیا جائے۔

جناب اسپیکر: نہیں سر!۔ سر! اس کے لئے آپکو قرارداد لانی پڑے گی۔

پارلیمانی سیکرٹری محکمہ ایکسائز اینڈ ٹیکسیشن: جناب اسپیکر صاحب! اس میں آپ ترمیم کریں۔

جناب اسپیکر: آپ قرارداد لے آئیں اپنے علاقے کے حوالے سے۔

پارلیمانی سیکرٹری محکمہ ایکسائز اینڈ ٹیکسیشن: جناب اسپیکر صاحب! قرارداد لائے تھے اس وقت سی ایم صاحب یہاں بیٹھے تھے انہوں نے کہا کہ اس پر ہم مل کر بات کریں گے لیکن یہ چیز ابھی سی ایم صاحب یہاں نہیں ہیں دوست یہاں قرارداد لائے ہیں میں نے کہا کہ اس ترمیم کے ساتھ ہمارے نصیر آباد کو بھی اس میں شامل کیا جائے۔ اس میں تو کوئی ایسی بات نہیں ہے جناب اسپیکر صاحب۔

جناب اسپیکر: حاجی صاحب! قرارداد ایک تجویز ہے گورنمنٹ کو اس پر کوئی binding نہیں ہے۔ آپ قرارداد لے آئیں آپ کی بھی تجویز چلی جائیگی جس طرح یہ جارہی ہے انشاءاللہ دونوں بہتر ہو جائینگے جی عبدالمجید صاحب! آپ کس بارے میں بات کرنا چاہتے ہیں۔ عبدالمجید صاحب! آپ اپنی سیٹ پر جائیں اور وہاں سے بات کریں۔

انجینئر عبدالمجید بادینی (پارلیمانی سیکرٹری محکمہ ملازمتہائے اُمور عمومی نظم ونسق): بسم اللہ الرَّحمٰن الرَّحیم۔ جناب اسپیکر صاحب! میں جناب اصغر ترین صاحب کی قرارداد کی مکمل حمایت کرتا ہوں یہ بہت ضروری ہے کہ اتنی بڑی آبادی ہے پشین کی۔ تقریباً 30-25 لاکھ کی آبادی کے لیے ایک یونیورسٹی ہونا بہت ضروری ہے اور اُس کے جو قریبی اضلاع ہیں اُن کو بھی اس سے فائدہ ہوگا اور میں یہ بھی سفارش کرتا ہوں کہ جس طرح سائیں نے میڈیکل کالج کی بات کی ہر ڈویژنل ہیڈ کوارٹر میں ایک میڈیکل کالج کا ہونا بہت ضروری ہے۔ سر! ہم حمایت کرتے ہیں اپنے بھائی کی۔

جناب اسپیکر: thank you thank you جی Minister for Home please جی۔

میر ضیاء اللہ لانگو (وزیر محکمہ داخلہ وقبائلی امور): اعوذ باللہِ منَ الشَّیطٰن الرَّجیم۔بسم اللہ الرَّحمٰن الرَّحیم۔جناب اسپیکر! جو قرارداد اصغر خان ترین صاحب نے پیش کی۔بالکل قومیں تعلیم سے ہی ترقی کرتی ہیں اور تعلیم سے ہی آگے جاتی ہیں مَیں اپنی طرف سے اور اپنی پارٹی کی طرف سے اِس قرارداد کی حمایت کرتا ہوں۔

جناب اسپیکر: Thank You, Thank you very much۔جی ڈاکٹر صاحب۔

ڈاکٹر عبدالمالک بلوچ: جناب اسپیکر! اِس قرارداد کی ہم مکمل طور پر حمایت کرتے ہیں اور ساتھ ساتھ میری کچھ تجاویز ہیں کیونکہ یہ جو HEC ہے Planning Commission ہے اِن سے پیسہ لانا بڑا مشکل کام ہے جو یونیورسٹیاں مَیں نے بنائی ہیں مجھے پتہ ہے کہ کس مشکل سے مَیں سمجھتا ہوں کہ Provincial Government کو ہماری تمام یونیورسٹیوں کے جو پیسے ہیں وہ اسلام آباد کی ایک یونیورسٹی کے برابر نہیں ہیں۔تو ہماری Provincial Government کو چاہیے کہ ان تمام چیزوں کو HEC کے ساتھ۔۔۔

جناب اسپیکر: منسلک کریں۔

ڈاکٹر عبدالمالک بلوچ: Planning Commission کے ساتھ کیونکہ جب تک وہ funding نہیں کریں گے وہ یونیورسٹیوں کو recognized نہیں کریں گے اِس طرح سے یونیورسٹیاں نہیں بنتی ہیں۔تو میری گزارش یہ ہے کہ بلوچستان گورنمنٹ یہ جو قراردادیں ہیں اِس کو جا کر فیڈرل گورنمنٹ سے اور Planning Commission سے negotiate کرے تاکہ fund آئے گا تو تب یہ بنیں گی۔مہربانی جی۔

جناب اسپیکر: جی ہاں Thank you۔آیا قرارداد نمبر 98 منظور کی جائے؟

جناب اسپیکر: قرارداد نمبر 98 منظور ہوئی۔ Point of Orders and Point of Public Importance. Moulana Hidayat ur Rahman Sahib your turn please۔

مولانا ہدایت الرحمٰن بلوچ: بسم اللہ الرَّحمٰن الرَّحیم۔جزاک اللہ جناب اسپیکر مَیں نے جو سرداری نظام کے لئے پیش کی تھی اور آپ نے اپنی زبان کے مطابق آپ کا بھی شکریہ آپ نے کہا تھا مَیں ایجنڈے میں لاؤں گا آپ نے ایجنڈے میں شامل کیا۔اور پھر آپ سے اِس پر میں نے ملنا بھی تھا کہ بالکل تمام جو ہائی کورٹ کے دو فیصلے ہیں وفاقی آئینی عدالت کا فیصلہ ہے 1976ء کا جو بھٹو صاحب نے پورا سرداری نظام کے خاتمے کا ایک حصہ وہ اُس کو پتہ تھا کہ صوبائی اسمبلی اِس سرداری نظام کی بحالی پر ہم تو بالکل بات نہیں کر سکتے ہیں کوئی کھڑے ہو کر کہے گا کہ سرداری نظام بحال ہے یہ اسمبلی حمایت کرے اُس کی۔لیکن اِس پر مَیں دوبارہ اِس قرارداد کو اِنشاء اللہ ٹھیک کر کے آپ کے سامنے پیش کروں گا کہ سرداری نظام

نے کس طرح بلوچستان کی پسماندگی میں بلوچستان کی جہالت میں بلوچستان کے ظلم میں۔۔۔

میر یونس عزیز زہری (قائد حزب اختلاف): جناب اسپیکر صاحب! مولانا صاحب اس پر point of order پر بات کرسکتا ہے یا نہیں؟

مولانا ہدایت الرحمٰن بلوچ: point of order پر بات کرسکتے ہیں کیوں نہیں کرسکتا، یہ قانون ہے ذرا دفعہ دکھائیں قانون لے آئیں ناں۔ یونس! آپ قانون لے آئیں۔

جناب قائد حزب اختلاف: جناب اسپیکر صاحب! اس قرارداد کو ابھی آپ نے نمٹا دیا اَب پھر ہم اُس پر بات کرلیں آپ نے کہا کہ وہ قرارداد یہاں نہیں لاسکتے ہیں تو پھر زیر بحث نہیں لاسکتے جناب اسپیکر صاحب! آپ پھر اسکو کیوں بات کرنے دے رہے ہیں۔

مولانا ہدایت الرحمٰن بلوچ: آپ نوابوں کی سرداروں کی حمایت نہیں کریں۔ دیکھیں جناب اسپیکر! ابھی ان کو کیوں تکلیف ہورہی ہے۔ ہماری اپوزیشن کو کیوں تکلیف ہورہی ہے۔

جناب اسپیکر: one by one بولیں آپ بولیں مولوی صاحب۔

مولانا ہدایت الرحمٰن بلوچ: یونس صاحب! یہ دونوں میرے بعد بات کریں۔ یونس صاحب میرے بعد بات کریں۔

جناب اسپیکر: مولوی صاحب! ایک منٹ یونس عزیز زہری صاحب! پلیز۔

مولانا ہدایت الرحمٰن بلوچ: آپ میرے بعد بات کریں آپ کو کیوں تکلیف ہورہی ہے۔ آپ میرے بعد بات کریں۔

(شور۔۔مداخلت۔۔مداخلت۔۔مداخلت)

جناب اسپیکر: مولانا صاحب!۔۔۔(مداخلت۔شور) سر! please honourable members honourable members۔۔۔(مداخلت) sir please اَب اسمبلی کا اجلاس بروز منگل مورخہ 10 نومبر۔ سر! آپ honourable members اپنی سیٹوں پر تشریف رکھیں پلیز۔ سر! آپ اپنی سیٹوں پر تشریف رکھیں جتک صاحب تشریف رکھیں پلیز۔ مینگل صاحب بیٹھیں پلیز۔ جی۔ سر! م قرارداد کو سُنیں۔ آغا صاحب! آپ سُنیں۔

پرنس احمد عمر احمد زئی (پارلیمانی سیکرٹری پاپولیشن ویلفیئر): سر! اِس پر بات ہونی چاہیے یہ بہت ضروری ہے۔ یہ ایک بندے کی چیز نہیں ہے یہ ہزاروں سال سے چل رہی ہے اِس پر debate ہونی چاہیے اُن کا بھی حق ہے وہ بھی بات کریں۔ اگر اُس میں ہمارے جو ممبرز ہیں اُن کا حق ہے اِس پر بات کریں کیونکہ یہ ایک فرد واحد کی چیز نہیں ہے کہ کسی نے ایک سپاسنامہ پڑھ لیا کہ آج سرداری سسٹم ختم ہے وہ بحال ہے۔

جناب اسپیکر: سر سُن لیں سر سُن لیں آپ تشریف رکھیں آغا صاحب! آپ تشریف رکھیں پلیز۔

پارلیمانی سیکرٹری پاپولیشن ویلفیئر: اِس میں سر! ایک اور چیز مَیں کہنا چاہتا ہوں کہ اگر کوئی غلط ہے چاہے وہ کوئی سردار ہے چاہے کوئی نواب ہے اُس کو آپ بتا دیں کہ وہ غلط ہے۔

جناب اسپیکر: سر! آپ تشریف رکھیں مجھے بولنے تو دیں۔ میرے بھائی آپ تشریف رکھیں آپ مجھے بولنے دیں۔ ڈاکٹر صاحب! آپ تشریف رکھیں پلیز۔ میری گزارش سُنیں قرارداد آئی تھی قرارداد کو مَیں نے desposed off کر دیا ہے تمام ہائی کورٹس اور فیڈرل گورنمنٹ میں جو legislation ہوئی تھی وہ سارے حوالے مَیں نے آپ کے سامنے پیش کر دیئے مولانا صاحب اُس تقریر کے خلاف اُس سسٹم کے خلاف بات نہیں کر رہے ہیں وہ کہہ رہے ہیں کہ جو جو legislation ہوئی ہے پارلیمنٹ نے کی ہے اور جو ہائی کورٹس کے decisions ہیں اُن کو سب کو مدنظر رکھتے ہوئے یہ یہ flaws ہیں اِس کے اندر یہ زیادتی ہے۔ تو لہذا گورنمنٹ یہ چیز ensure کر دے کہ جو laws اُنہوں نے pass کیے ہیں تاکہ اُس پر عملدرامد ہو its is just a suggestion سر! suggestion ہے۔ ۔۔۔(مداخلت) نہیں سر! سُنیں قرارداد ختم ہوگئی ہے۔ سر! میری گزارش تو سُنیں آپ تشریف رکھیں سر! اگر آپ بولنے نہیں دیں گے پھر مَیں اِس کو desposed off کروں گا یہ ختم کروں گا تقریباً۔ سر! آپ تشریف رکھیں پلیز مَیں آپ کو موقع دوں گا بولنے کا، کیا فائدہ بولنے کا جب آپ بیچ میں بولیں گے۔ آغا عمر احمد زئی صاحب! پلیز مہربانی کر کے تھوڑا hold کریں، گزارش سُنیں کوئی ایسی بات نہیں ہو رہی ہے کہ خدانخواستہ سرداری نظام کے خلاف جا رہا ہے یا سرداری نظام کو بُرے الفاظ سے نواز رہا ہے وہ کہہ رہے ہیں مَیں نے گورنمنٹ کو یہ suggestion دینی ہے کہ گورنمنٹ نے قانون سازی کی ہے اُس پر عملدرامد ensure کروائیں جو بھی قانون سازی ہوئی ہے۔۔۔(مداخلت۔ شور۔ مداخلت۔ مداخلت) سر! دیکھیں اِس لیے یونس عزیز زہری صاحب۔ یونس عزیز زہری صاحب۔ مولوی صاحب ایک منٹ مولوی صاحب دیکھیں گورنمنٹ آف بلوچستان نے FWO کو contract دیئے نہیں دیئے روڈ بنانے کے۔ اُس میں آج چیف منسٹر نے خود کھڑے ہو کر کہا ہے کہ بھائی ہم اُن کے کام سے satisfied نہیں ہیں تو اِس بات کرنے میں عار کیا ہے اِس پر کوئی بات کرتا ہے۔ سر! تشریف رکھیں سر! ایک منٹ مختصراً آپ کیا کہنا چاہیں گے مختصر کریں۔

نوابزادہ محمد زرین خان مگسی (پارلیمانی سیکرٹری محکمہ سیاحت ثقافت قانون و پارلیمانی امور): اسپیکر صاحب! اصولاً یہ ہے کہ اگر آپ نے kill کیا ہے تو debate بھی kill ہوگی اگر بات کرنا چاہ رہے ہیں کھل کر بات کریں no issue مگر جب یہ دوبارہ قرارداد لائیں گے تو اُس دن پھر بات کریں، نہیں تو پھر فلور کو کھول دیں پھر سب بات کریں۔

مولانا ہدایت الرحمٰن بلوچ: سر! مجھے بات کرنے دیں کیونکہ میں اس پارلیمنٹ کا ممبر ہوں۔

جناب اسپیکر: Point has been killed۔Sir Point has been killed کرنے دیں کوئی بات نہیں آپ تشریف رکھیں۔اچھا ٹھیک ہے۔۔۔(مداخلت)

جناب قائد حزب اختلاف: سر! کورم کی نشاندہی ہوئی ہے۔

جناب اسپیکر: اچھا ٹھیک ہے۔جی count کریں کہ کورم پورا ہے ذرا۔۔۔(مداخلت) سر! آپ کو۔اَب اسمبلی کا اجلاس بروز منگل مورخہ 10 نومبر 2026ء بوقت سہ پہر تین بجے تک ملتوی کیا جاتا ہے۔

(اسمبلی کا اجلاس شام 5 بج کر 18 منٹ پر اختتام پذیر ہوا)

☆☆☆